احباب جماعت احمدیہ لاہور کیلئے

تحفہ بغداد

تصنیف منیف

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مجدد صد چہاردہم

١٣١١ ھجری 1893ء

شھر محرم الحرام

مترجم: عامر عزیز بن عبدالعزیز (الازہری)

www.aaiil.org

تحفه بغداد

پیش لفظ

تحفہ بغداد حضرت مسیح موعودؑ نے ایک شخص سید عبدالرزاق قادری بغدادی کے ایک اشتہار اور خط کے جواب میں فصیح و بلیغ عربی، زبان میں لکھی۔ جس میں اس نے حضرت اقدس کی ذات پر نہایت ہی سخت الفاظ میں حملے کئے۔ اس نے حضرت اقدس کی کتاب آئینہ کمالات اسلام پڑھ کر اور ہندوستان کے علماء کی اشتعال انگیزی پر یہ اشتہار اور خط لکھا جس میں آپؑ کو دجال، گمراہ اور واجب القتل قرار دیا۔ اس کتاب میں حضرت اقدس نے نہایت مدلل اور معقول انداز میں اپنا دعویٰ، وفات عیسٰی، مکالمات الٰہیہ اور سلسلہ مجددین کو ثابت کیا ہے اس میں حضرت اقدس نے دو قصیدے بھی لکھے ہیں جو کہ فصاحت و بلاغت کا شاہکار ہیں۔ میں اللہ احکم الحاکمین کی شکر گزاری کیلئے اگر اپنی جبین کو سجدے میں رکھ کر بھی نہ اٹھاؤں تو بھی یہ حق ادا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ مجھ جیسی ناچیز کو اُس نے یہ توفیق بخشی کہ مسیح زمان اور مہدی دوراں جسے ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا خاتم النبیین افضل الرسل محمد رسول اللہ ﷺ نے سلام بھیجا کی اس کتاب کا ترجمہ کروں۔ جامعہ الازہر میں تعلیم حاصل کرتے وقت خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ میں پہلے حضرت مسیح موعودؑ کے عربی لٹریچر کا اردو زبان میں ترجمہ کروں اور پھر اسے انگریزی زبان میں صفحہ قرطاس پر لاؤں مگر جب حضرت مسیح موعودؑ کی عربی عبارات سامنے آئیں تو اپنی کم علمی اور ان کی فصیح و بلیغ عربی زبان کے سامنے میری امید کی شمع گل ہونے لگی۔ تو پھر جس ہستی نے اس چراغ میں روشنی ڈالی جس کا احسان نہ تو میں اور نہ ہی یہ جماعت اتار سکتی

ہے وہ شخصیت جس نے بجھتے چراغ میں نور بھر دیا وہ عالم بے بدل، مخزن علم، عربی لغت کا حافظ استاذی المکرّم قاضی عبدالاحد صاحب کی ہے۔ اس ترجمہ میں اگر کوئی روشنی اور خوشبو ہے تو وہ ان کی دی ہوئی ہے۔

اس ترجمہ سے استفادہ حاصل کرنے والے جہاں اس احقر العباد کے لئے دعا کریں وہاں ان کو بھی نہ بھولیں۔ میں حضرت امیر قوم ایدہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر عبدالکریم سعید پاشا صاحب کا بھی شکر گذار ہوں جنہوں اس کام میں ہر قدم پر میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ میں محترمہ ثمینہ ملک صاحب کا نہایت ممنون اور شکر گذار ہوں جنہوں نے الازہر میں میرا تعلیم حاصل کرنا ممکن بنایا۔ میں احمدیہ انجمن لاہور کا احسان مند ہوں جس نے میری اس حقیر کاوش کو قبول فرمایا اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہمت عطا کرے کہ میں یہ خدمت جاری رکھ سکوں۔ میں اپنی شریک حیات عنبرین، اپنے بچوں اور والدہ محترمہ کا بھی شکر گذار ہوں جنہوں نے میری تعلیم کے دوران کی جدائی کو برداشت کیا اور ہر لحہ مجھے حوصلہ دیا۔ میں عتیق الرحمٰن صاحب کا بھی ممنون ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کی نوک پلک سنوارنے میں جانفشانی سے کام لیا۔ اللہ کا ابر کرم ان سب پر برستا رہے اور مجھے یہ توفیق عطا فرمائے کہ میں یہ کام احسن طور پر سرانجام دے سکوں۔ آمین

العبد

عامر عزیز بن عبدالعزیز (الازہری)

انچارج شعبہ تعلیم وتربیت وواعظین احمدیہ انجمن لاہور

نام کتاب	:	تحفہ بغداد
مترجم	:	عامر عزیز بن عبد العزیز (الازہری)
ناشر	:	دارالکتب علمیہ، 5 عثمان بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور
باہتمام	:	محمد ارشد علوی
پرنٹنگ	:	ایس۔ایل، رائل پارک، لاہور
طبع اول	:	دسمبر 2006ء
تعداد	:	1000
مقام اشاعت	:	5۔عثمان بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور



بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ٥

الحمدللّٰہ و السلام علی عباده الذین اصطفٰی۔ و بعد فانی رأیت فی هذه الایام اشتهارا ومكتوباً ارسل الی السید عبدالرزاق القادری البغدادی من حیدرآباد دکن فلما قرأت الاشتهار اذا هو من اخ مومن یخوفنی کما یخوف الملك المقتدر المرتد الکافر الفجار و یسل لقتلی السیف البتّار و قد صال علی کرجل یهجم علی رجل فز فرزفرة القیظ و کاد یتمیز من الغیظ و نظر الي کالمحملقین و رأیت انه ماس وسائل العرفان و ما دنا اواصر تحقیق البیان و کفرنی و سبّنی و حسبنی من الذین کفروا او ارتدوا فاراد ان یکون اول الاعنین والقاتلین۔ وانه قد فتن قلوب بعض الناس و ادنا

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے اور سلامتی ہو اس کے منتخب بندوں پر۔ ان دنوں ایک اشتہار اور ایک خط میری نظر سے گذرا ہے جو سید عبدالرزاق قادری بغدادی نے حیدرآباد دکن سے بھیجا ہے۔ جب میں نے وہ اشتہار پڑھا تو اس کو ایک مومن بھائی کی طرف سے پایا، جو مجھے ڈرا رہا ہے۔ جیسے کہ ایک طاقت ور بادشاہ ایک مرتد، کافر اور فاجر کو ڈراتا ہے۔ اور میرے قتل کے لئے تیز دھار تلوار نکالتا ہے۔ اور یقیناً اس نے مجھ پر حملہ کیا جیسے کہ ایک شخص دوسرے پر اچانک حملہ کرتا ہے اور غصے سے اس کا سانس پھولا ہوا ہے۔ قریب ہے کہ وہ غیض وغضب سے پھٹ جائے۔ وہ میری طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ اس نے عرفان کے وسائل کو چھوا تک نہیں۔ اور نہ ہی وہ معرفت کے قریب گیا ہے۔ اس نے میری تکفیر کی، اور مجھے گالیاں دیں، اور مجھے کافروں اور مرتدوں میں سے خیال کیا ہے۔ اور اس نے ارادہ کیا ہے کہ وہ لعنت بھیجنے والوں اور قاتلوں میں سبقت لے جائے۔ اور یہ کہ اس نے بعض لوگوں کے دلوں میں ایسا فتنہ پیدا کیا ہے کہ انھیں شر کے وسوسے کے قریب کر دیا

هم من شرالوسواس فسخ لی ان اكتب فی هذه الرسالة ما ينفعه و ينفع عرب الحرمين و يسرالناظرين۔ فالأن نكتب اولاً اشتهاره و مكتوبه ثم نكتب جوابه و نهذب اسلوبه فايهاالقارى انظر فيه بنظر الواداد زادك الله فی الصلاح والسدادو هنيت بما او تيت و ملّيت بما اوليت وما توفيقی الا بالله النصيرالمعين۔

الاشتهار من السيد البغدادی رحمه الله واهده

بسم الله الرحمن الرحيم○

الحمدلله وحده والصلوة والسلام على من لا نبی بعده وعلى اٰله و صحبه و حزبه و بعد فمما لا يخفى على اساطين الدين المتين۔ وعلماء ائمة المسلمين۔ ما ظهر

ہے۔تب مجھے یہ بات سوجھی کہ میں اس رسالہ میں کچھ ایسی باتیں لکھوں جو اسے اور حرمین شریفین کے عربوں کو فائدہ دیں اور دیکھنے والوں کی آنکھوں کو خوش کریں۔ پس اب میں پہلے اس کا اشتہار درج کرتا ہوں اور پھر اس کے خط کو بھی درج کرتا ہوں اس کے بعد ان کا جواب لکھوں گا۔ لیکن وہ جواب تہذیب سے دوں گا۔ پس اے پڑھنے والے! اس کو محبت کی نگاہ سے دیکھ۔ اللہ تجھے اصلاح اور سیدھے راستے میں بڑھائے۔ اور میں اس سے خوش ہوں جو مجھے دیا گیا اور وہ لکھتا ہوں جو مجھے عطا کیا گیا۔ سوائے اللہ مددگار و ناصر کے کوئی توفیق نہیں دے سکتا۔

اشتہار منجانب سید بغدادی

اللہ اس پر رحم کرے اور اسے ہدایت دے۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔

تمام تعریفیں اللہ واحدہ لاشریک کے لئے اور درود و سلام ان پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہؓ پر اور ان کی جماعت پر۔ یہ بات علماء کرام پر مخفی نہیں رہی بلکہ امت مسلمہ کے علماء پر اظہر من الشمس

ظهور الشمس - وما بان بيان
الامس- من خرافات و كفريات
المرزا غلام احمد قادياني الپنجابي
وما ادعاه من انه المسيح بن مريم و
انه يلقى اليه الالهامات من حضرة
الحق سبحانه و تعالى و يوحى اليه و
يكلمه كفاحاً و يخاطبه شفاهًا وان
الله ارسله لكسر الصليب و قتل
الخنزير و اقامة الحدود الشرعية
والله تعالى يخاطبه و يناجيه بقوله يا
عيسٰى بن مريم اني ارسلتك للناس
كافة فاصدع بما تؤمر و اعرض عن
الجاهلين وان بيعته حق و ان عيسىٰ
توفاه الله و ليس بحيّ و انه هو
عيسٰى بذاته و غير ذٰلك مما ترتج
منه الاضالع و تستك منه
المسامع كما رأيته مسطورا فى
كتابه المسمى بمرأة كمالات
الاسلام الذى عارض به القرآن و
هتك به شريعة سيد ولد عدنان
علاوة على ما ذكره فى كتبه
السابقة من اساطيره الكاذبه و هذا
مما لا يطيق الصبر عليه الا من

ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی پنجابی کی باتیں
خرافات اور کفر سے بھری ہوئی ہیں جو کہ
گذرے ہوئے کل کی طرح ایک کھلی حقیقت
ہے۔اوراس کے دعاوی کہ وہ مسیح ابن مریم ہے
اور یہ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہامات
القا کئے جاتے ہیں اوراس کی طرف وحی کی جاتی
ہے۔اورخدا اس سے روبرو بالمشافہ باتیں کرتا
ہے، روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔اور یہ کہ
اللہ نے اس کو کسر صلیب اور قتل خنزیر کے لیے
اور شریعت کی حدود کو قائم کرنے کیلئے مبعوث کیا
ہے۔اوراس کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اس سے اپنے
اس قول کے ساتھ خطاب کرتا ہے کہ اے عیسیٰ
ابن مریم میں نے تجھے تمام انسانوں کی طرف
رسول بنا کر بھیجا ہے۔پس تو کھول کر بیان کر
جس کا تجھے حکم دیا گیا ہے اور جاہلوں کی کوئی
پرواہ نہ کر اور اس کا یہ کہنا کہ اس کی بیعت حق
ہے اور عیسیٰؑ فوت ہوگئے ہیں اوروہ اب نہیں
آئیں گے۔اور یہ کہ وہ بذات خود عیسیٰ ہے۔اور
ان دعاوی کے علاوہ اس کے دوسرے دعاوی بھی
ہیں جن کی شدت سے زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں
اور کان بہرے ہو جاتے ہیں۔میں نے یہ سب
اس کی کتاب ''آئینہ کمالات اسلام'' میں جو کہ
قرآن کی معارض ہے لکھا ہوا پایا ہے۔اور اس
کتاب کے ذریعہ اس نے عدنان☆ کی اولاد کے

☆ اس سے مراد حضرت نبی کریمؐ کی ذات اقدس ہے۔(ناقل)

طمس الله بصره طبع على بصيرته والعجب العجاب ان في ديارالهند عامّةً و في رياسة حيدرآباد خاصّة من فحول العلماء و اشبال الفضلاء ما يضيق عن كثرتهم نطاق الحصر هذا مع كونهم علموا واطلعوا على شقاشق ذلك الدجّال المضل الضال البطال الذى لا يطهره فى الدنيا الاالسيف البتّار ولا في الأخرة الاالنار فلم ار من شمر عن ساعد جده وأروىٰ في مجال ميدان الحق فرِنده- و كفحه بصارم همته و بيانه و طعنه بسنان قلمه و تبيانه- ورد اقواله واوقفه علي شوم افعاله و انقذ عبادالله المؤمنين من شرفتنة و نصر دين رسول الله صلعم و شريعته فوا اسفاه و واسفاه ثم وا اسفاه على اهل همة البطون انا لله وانا اليه راجعون- و حيث اني اطلعت علىٰ كل صفحات كتاب ذلك الضال الممسوخ

سردار (یعنی حضرت محمدؐ) کی شریعت کی توہین کی ہے۔ اس کے علاوہ اس نے اپنی سابقہ کتابوں میں جھوٹی کہانیاں بیان کی ہیں جن پر کوئی شخص صبر نہیں کر سکتا مگر سوائے اس کے جس کی آنکھوں کو اللہ نے بے نور کر دیا ہو اور اس کی بصیرت پر مہر لگا دی ہو۔ اور عجیب تر بات تو یہ ہے کہ ملک ہند میں عموماً اور ریاست حیدرآباد میں خصوصاً اتنے جواں مرد علماء اور شیر دل فضلاء جو بکثرت موجود ہیں باوجود اس کے کہ انہوں نے اس دجال، گمراہ، گمراہ کرنے والے دروغ گو کی خرافات کو جان لیا اور ان پر اطلاع پائی مگر انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ وہ ایسا انسان ہے جس کی سزا دنیا میں صرف تیز دھار تلوار کے اور کچھ نہیں اور آخرت میں جہنم کی آگ۔ پس مجھے کوئی نظر نہیں آتا جو اس کے لئے تیار ہو جائے اور میدان حق میں نکل کر اس کی جو ہر تلوار کو توڑ دے۔ کوئی نہیں جو اپنی ہمت اور بیان کی تلوار سے اور اپنے نیزے اور قلم کی نوک سے اس کا مقابلہ کرے۔ اور اس کے اقوال کا رد کرے۔ اور اسے اس کے گندے افعال سے مطلع کرے۔ اور اللہ کے مومن بندوں کو اس کے فتنہ کے شر سے دور رکھے اور رسول اللہ ﷺ کے دین اور شریعت کی مدد کرے۔ پس افسوس ہائے افسوس صد افسوس ان صرف پیٹ کے پجاریوں پر (یعنی علماء) انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جوں ہی اس گمراہ کانے دجال کی کتاب کے تمام صفحات پر میں نے اطلاع پائی

الـدجـال ومـا هتك بـه شـريـعة سيدالانـام ومـا تعدى بـالازدرآء على سيدنا عيسٰى عليه السلام و وقـفـت عـلى تمام عباراته التى لا يتفوه بها الا كل مخذول اوزنديقا شـاكـاً فـى رسـالة الـرسول مع تـناقـض اقواله عن بعضـها ببعض التـزمـت و بـالله استـعيـن اذهـوالـناصر والمعين ان ارد كتابه حـرفـاً بـحرف و صفاً بصف بكتاب اسـميـه كـشف الـضلال و الظلام عـن مـرآءة كـمالات الاسـلام ردّايسـرانشـاء الله نظـرالـناظـر و يشـرح بـفـضـل الله الـقـلـب و الـخـاطـر۔ ثـم عـزمـت ان ارسـل كـتـاب الـمردود عليه الى العراق و بغداد ليحكم العلماء الاعلام على مـصـنـفـه كـونـه مـن اهل الزيغ والالـحـاد فـاكـون انشـاء الله السبب الاقـوى لحسم مادة هذا الـفـسـاد و جـلاء تـلك الـغـمة الـمدنهـمة عن سائرالعباد خدمة مـنّـي لـلـشـريـعة الاحمدية و غيرة

جس کے ذریعے اس نے سیدالرسلؐ کی شریعت کی توہین کی ہے اور جس تعدی کے ساتھ اس نے حضرت عیسٰیؑ کی تحقیر کی ہے۔ تو میں نے جان لیا کہ ایسی تمام باتیں کسی کے منہ سے نہیں نکل سکتیں بجز ذلیل اور زندیق انسان کے جو رسول اللہ ﷺ کی رسالت میں شک کرتا ہو۔ باوجود اس کے کہ میں نے اس کے اپنے اقوال کو اس کے بعض اقوال کے متناقض پایا۔ تو پھر میں نے اپنے اوپر لازم کرلیا کہ میں اس کی کتاب کا حرف بحرف اور صفحہ بہ صفحہ کامل رد لکھوں اور اللہ سے مدد مانگتا ہوں کہ وہی ناصر و معین ہے۔ میں اس کتاب کا نام ''**کشف الضلال و الظلام عن مرآة کـمـالات اسلام**'' (آئینہ کمالات اسلام کی گمراہی اور اس کے اندھیرے کا انکشاف) رکھوں گا۔ میں ایسا رد لکھوں گا جو دیکھنے والوں کو خوش کردے گا۔ اور اگر اللہ نے چاہا تو دل کو شرح وبسط عطا کرے گا۔ پھر میں نے ارادہ کیا ہے کہ اس مردود کی کتاب کو عراق بغداد بھیجوں تاکہ وہاں کے علماء عظام اس کی تصنیف پر اپنا فیصلہ دیں کہ اس کا مصنف ٹیڑھے راستہ پر ہے اور ملحد ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو میں اس کے اس فساد کے مادے کو جڑ سے اکھاڑنے کا ایک مضبوط سبب بنوں گا اور تمام بندوں سے اس کے تاریک ترین غم کو روشنی میں بدل دوں گا۔ یہ میری طرف سے شریعت احمدیہ (حضرت محمدؐ کے اجمالی نام احمدؐ کی طرف اشارہ ہے) کی خدمت ہوگی۔ اور

على ناموس الملة المحمدية واؤمل والامل بالله قوى ان يكون اكمال هذا الردّ على المردود بظرف ثلثة اشهر فوجب اولا شهر الحال بوجه الشتهار لكافة من وقف عليه ان يعلموا علماً يقينا لامرية فيه من ان هذا الممسوخ وامثاله يطلق عليهم قول النبی ﷺ دجّالون كذابون ياتونكم بالاحاديث بمالم تسمعوا انتم ولا اٰبائكم فاياكم واياهم لايضلونكم ولايفتنونكم هذا والله الهادی الی سواء السبيل فهو حسبنا و نعم الوكيل فقط

المشتهر السيد عبدالرزاق القادری النقشبندی الرفاعی البغدادی وارد حالاً بلدة حيدرآباد

ملت محمدیہ کی عزت کے لئے غیرت کے جذبہ کا اظہار ہوگا۔ اور مجھے اللہ قوی کی جناب سے پوری امید ہے کہ اس مردود کی کتاب کا رد تین ماہ کے عرصے میں مکمل کرلوں گا۔ پس سب سے پہلے مجھ پر لازم ہے کہ ماہ رواں میں اشتہار کے ذریعے عوام الناس کو مطلع کروں تا کہ وہ یقینی علم سے جان لیں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کانا (نعوذ باللہ حضرت مرزا صاحب) اور اس جیسے اور لوگ نبی کریم ﷺ کے اس قول کے مصداق ہیں کہ ''تمہارے پاس ایسی احادیث کے ساتھ جھوٹے دجال آئیں گے جن کو نہ تم نے اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے سنا ہوگا۔ ان سے بچو اور اپنے آپ کو ان سے بچاؤ کہ نہ تو وہ تمہیں گمراہ کریں اور نہ ہی تمہیں فتنہ میں ڈالیں۔ اس بات کو مضبوطی سے جان لو کہ اللہ ہی سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرنے والا ہے۔ وہ ہی ہمارے لئے کافی ہے اور کیا ہی اچھا دوست ہے۔''

المشتہر سید عبدالرزاق قادری نقشبندی رفاعی بغدادی

شہر حیدرآباد۔

مكتوب السيّد البغدادي رحمه اللّٰه و هداه

محترم بغدادی کا خط۔ اللہ اس پر رحم کرے اور اسے ہدایت دے۔

بسم الله الرحمن الرحيمo

الحمدلله و الصلوٰة والسلام علی رسول الله وآله وصحبه ومن والاه الوصية لي ولا خواني بتقوى الله من العبد المفتقر الٰی رحمة الملك الحنان المدعو بالسيد عبدالرزاق القادری النقشبندی البغدادی اناله الله شفاعة نبيه الهادی و حفظه من كيدالشياطين والاعادی الٰی خدمة الاجل والمطاع المبجل العالم الفاضل والمجتهد الكامل حلّال رموزالمشكلات بالطف المعانی واظرف الترصيف والمبانی المولوی مرزا غلام احمد القادیانی حفظه اللهمن زلة القدم و عثرة اللسان والقلم بحرمة النبی الاكرم ﷺ آمین۔

امابعد فالسلام عليكم و رحمة الله وبركاته لايخفی انه قد اطلعت علی كتابكم المسمی بمرآة كمالات الاسلام و علمت

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اور درود وسلام رسولؐ اللہ اور انکی آل اور ان کے صحابہؓ اور ان لوگوں پر جو ان کے دوست ہیں۔ یہ وصیت میرے اپنے لئے اور میرے بھائیوں کے لئے ہے کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں۔ یہ خط حقیر بندے کی طرف سے ہے جو اللہ مہربان کی رحمت کا امیدوار ہے جسے سید عبدالرزاق قادری نقشبندی بغدادی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اللہ اسے ہادی نبیؐ کی شفاعت عطا کرے۔ اور شیاطین اور دشمنوں کی بُری تدابیر سے محفوظ رکھے۔ اور یہ خط اس شخص کو لکھا جا رہا ہے جو عظیم مطاع، مکرم، عالم، فاضل، مجتہد کامل، مشکل نکات کو عمدہ معانی سے حل کرنے والا، اور اچھی ترتیب سے بیان کرنے والا ہے۔ اس کا نام نامی مولوی مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ خدا رسولؐ اللہ کی حرمت کے طفیل اس کے قدموں کو لڑکھڑانے سے محفوظ رکھے اور اس کی زبان اور قلم کو لغزش سے بچائے۔ (آمین) اس کے بعد عرض ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

یہ بات آپ پر واضح کرتا ہوں کہ مجھے آپ کی کتاب آئینہ کمالات اسلام کو دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ اور جو کچھ اس میں ہے اسے اچھی طرح جان لیا ہے اور اس کے معانی کو اور

بما فيه واحطت فهماً بمعانيه و فحاويه و نكاته و مبانيه والجواب ما نرىٰ لاما نسمع ولولم تقسمون على من اطلع على ذلك الكتاب بان يرد خطائه و يوضح لفظه لما صرفنا عنان القلم الىٰ ردّه و قد جرت سنة اهل العلم من قديم الزمان و حادثه فى الرد على الباطل و بالتزييف على العاطل و لعل وردكم الاشتهار فى هذا الباب فلاتكونوا بالوجل وارفعوا عنكم نقاب الخجل فلعل ان لايتيسر طبع كتابنا لقرب سفرنا الى الوطن لكن ارجوا ان تتحفوني بنسخة من مرآتكم فان النسخة التى هى عندى عارية بشرط ان تسرعوا بارسالها فى البريد و السلام۔

الملتمس

السيّد عبدالرزاق القادرى

النقشبندى البغدادى غفرالله له۔

مورخه ٢٨ ذى الحجه ١٣١٠ه

اس کے طرز کلام کو اور اس کے نکات اور اس کے بیان کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔ میں ان باتوں کا جواب دے رہا ہوں جنہیں میں نے خود پڑھا ہے نہ کہ سنی سنائی باتوں کا۔ مجھے کچھ ضرورت نہ تھی کہ اس کا رد لکھتا مگر کیونکہ اس میں آپ نے قسم دی تھی کہ جو کوئی اس میں غلطیاں پائے اس کا رد لکھے اور اس کے الفاظ کی وضاحت کرے۔ اور یقیناً اہل قلم کی زمانہ قدیم سے اور اب بھی یہ ریت ہے کہ وہ باطل کا رد لکھیں اور ایسے بے کار لوگوں کی گوشمالی کریں۔ شاید اس معاملے میں میرا اشتہار آپ کو ملا ہوگا۔ پس ڈرنے والوں میں سے نہ ہو اور اپنے چہرے سے خجالت کا نقاب اُٹھا لو۔ چونکہ عنقریب میری اپنے وطن کی طرف واپسی ہے جس کی وجہ سے میری کتاب جلدی طبع نہیں ہو سکے گی۔ لیکن میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کا ایک نسخہ مجھے تحفتاً بھیج دیں گے کیونکہ میرے پاس جو نسخہ ہے وہ کسی سے مستعار لیا ہوا ہے۔ شرط یہ ہے کہ آپ اس کتاب کو جلد از جلد بذریعہ ڈاک ارسال کر دیں۔ والسلام!

درخواست گذار

سید عبدالرزاق قادری نقشبندی بغدادی

مورخہ ۲۸ ذالحج ۱۳۱۰ھ

جواب الاشتهار والمكتوب

بسم الله الرحمن الرحيم○

الحمدلله ربّ العالمين والصلوة والسّلام على رسوله محمد سيدالنبيين و خاتم المرسلين وفخرالاولين والآخرين۔ و منبع كل فهم و حزم و نور و هدى و سراج منير للسالكين المتبعين و على آله الهادين و اصحابه الذين شادو الدّين و على كل من تبعه من الاولياء والشهدآء والصلحاء اجمعين۔ السّلام عليكم ايها الصلحاء المعزّزُون الموقرون المعظمون! من اخوانكم المحقرين المكفرين المطرودين المهجورين و بعد فانه قد بلغني مكتوبك واشتهارك بقريتي قاديان فاشكرك وادعولك فانك ذكرتني و ذاكرتني سبلاً تحسبها مستقيمة ولمُتني غيوعلى دين الله و رسوله كالمغضبين فجزاك الله احسن الجزاء واحسن

اشتہار اور خط کا جواب

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو جہانوں کا رب ہے۔ اور درود و سلام اس کے رسول حضرت محمدؐ پر جو نبیوں کے سردار، خاتم الرسلؐ، اولین اور آخرین کے فخر ہیں اور جو تمام عقل، نور اور ہدایت کا سرچشمہ ہیں اور وہ اپنے نیک پیروکاروں کے لئے چمکتا سورج ہیں۔ درود و سلام ان کی ہدایت یافتہ آل پر اور صحابہؓ پر جنہوں نے دین کو مضبوط کیا، اور ان اولیاء، شہداء اور صلحا پر جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی۔ اے نیک، مکرم، قابل عزت، معزز لوگو! تمہیں تمہارے تحقیر شدہ، تکفیر کا نشانہ بننے والے، دھتکارے ہوئے راندہ درگاہ بھائی کی طرف سے سلام پہنچے۔ اس کے بعد اے بھائی! یقیناً تمہارا خط اور اشتہار مجھے میری بستی قادیان میں ملا ہے۔ میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں اور تمہارے لئے دعا کرتا ہوں کہ تو نے میرا ذکر کیا ہے اور مجھے ایسا راستہ یاد دلایا ہے جسے تُو سیدھا سمجھتا ہے۔ تُو نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے دین کی غیرت کی خاطر غضب سے بھرے ہوئے لوگوں کی طرح مجھے ملامت کیا ہے۔ اللہ تجھے اس کی جزا دے اچھی جزا اور تجھ پر احسان کرے اور وہ سب سے بڑھ کر احسان کرنے

اليك وهوخيرالمحسنين۔ وارىٰ انّك رجل صالح طبيّب فانك ماصبرت على ماحاك فى صدرك ولم تال نُصحا ولم تداهن قولا و كذلك سيرالصالحين۔ ولكن ايهاالخل الودود والحبّ المودود عفاالله عنك قد استعجلت و حسبت اخاك المومن بالله و رسوله و كتابه مرتداً ومن الكافرين۔ ولّومتنى و رميّتني بالسّهام قبل ان تُفتّش حقيقة الامر و تفهم سرّالكلام او تستفسر منّي كداب المحققين۔ والعجب منك و من مثلك رجل صالح تقے نقى حليم انك تكتب فى اشتهارك ان جزاء هذالرجل المرتدان يقتل بالسيف البتّار او يلقى فى النار كما هو جزاء المرتدين۔

ايهاالاخ الصالح اسرك الله و رعاك و حفظك و حماك و فتح عينك و هداك لا تخوفني من سيفٍ بتّارٍ ولا رمح ولا نار وقد

والا ہے۔ مجھے تُو ایک صالح اور پاک انسان دکھائی دیتا ہے۔ تُو اس پر صبر نہیں کر سکا جو تیرے سینے میں کھٹکا ہے۔ اور تو نے نصیحت کرنے میں کوتاہی نہیں کی اور نہ ہی کوئی لگی لپٹی بات کی ہے۔ اور یہی صالح لوگوں کی سیرت ہوتی ہے۔ لیکن اے میرے محبوب میرے پیارے دوست! اللہ تجھے معاف کرے۔ یقیناً تو نے جلدی کی ہے کہ اللہ اور اس کی کتاب اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانے والے بھائی کو مرتد اور کافروں میں سے خیال کیا ہے۔ اور تو نے مجھے ملامت کیا ہے اور مجھ پر تیر برسائے ہیں قبل اس کے کہ تو اصل حقیقت کی تفتیش کرتا اور میرے کلام کی تہہ تک پہنچتا اور مجھ سے تحقیق کرنے والوں کی طرح استفسار کرتا۔ اور مجھے تعجب ہے تم پر اور تمہارے جیسے صالح، متقی، پاک، بردبار اور کریم لوگوں پر کہ تم نے اپنے اشتہار میں لکھا ہے کہ اس مرتد انسان کی سزا یہ ہے کہ وہ تیز کاٹنے والی تلوار سے قتل کیا جائے۔ یا پھر آگ میں ڈالا جائے جو کہ مرتدوں کی سزا ہے۔

اے نیک بھائی! اللہ تجھے خوش رکھے اور تیری حفاظت فرمائے اور تیری حمایت کرے۔ اور تیری آنکھ کھولے اور تجھے ہدایت دے۔ تو مجھے تیز کاٹنے والی تلوار سے مت ڈرا اور نہ ہی تیر اور نہ ہی آگ سے۔ یقیناً ہم تیری تلوار سے

قُتلنا قبل سيفك بسيفٍ لا تعلمه وذقنا طعم نارٍ لا تعرفها وانا انشاء الله بعد ذلك من المنعمين۔ ايها العزيز ان الذين اخلصوا قلوبهم لله واسلموا وجوههم لله و شربوا كاساً من حُبّ الله فلا يضيعهم الله ربهم ولا يتركهم مولٰهم ولو عادا هم كلّ ورق الاشجار وكل قطرة البحارِ وكل ذرة الاحجار وكلّ ما فى العالمين۔ بل الذين يطيعونه ولا يبتغون الا مرضاته هم قوم لا يحزنهم الا فراقه واذا وجدوا ماابتغوا فلا يبقي لهم هم ولا غم بعد ذلك ولو قتلوا واحرقوا ولا يضرهم سبّ قوم ولا لعن فرقة و يجعل الله كل لعنة بركة عليهم وكل سبّ رحمةً فى حقّهم الا يعلم ربنا ما فى صدورنا ء انت اعلم منه فلاتكن من المستعجلين۔

قبل ایسی تلوار سے قتل ہو چکے ہیں جسے تو نہیں جانتا۔ اور ہم نے ایسی آگ کو چکھا ہے جسے تو نے نہیں چکھا، اور اس کے بعد اگر اللہ نے چاہا تو میں انعام یافتہ لوگوں میں سے ہو جاؤں گا۔ اے میرے عزیز! بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دلوں کو خالص اللہ کے لئے کر دیا۔ اور اس کے فرمانبردار ہو گئے اور اس کی محبت کا پیالہ پی لیا، تو اللہ ان کا رب انہیں ضائع نہیں کرتا اور ان کا مولیٰ ان کو ترک نہیں کرتا اگر چہ تمام درختوں کا پتہ پتہ، سمندروں کا قطرہ قطرہ اور پتھروں کا ذرہ ذرہ اور جو کچھ جہان میں ہے ان کا دشمن ہو جائے۔ بلکہ وہ لوگ جو خدا کی پیروی کرتے ہیں اور اس کی رضا کے سوا کچھ نہیں چاہتے وہ ایسی قوم ہیں کہ کوئی چیز ان کو مغموم نہیں کرتی سوائے خدا کے فراق کے۔ اور جب وہ پا لیتے ہیں جو وہ چاہتے ہیں تو ان کے لئے اس کے بعد کوئی غم و دکھ باقی نہیں رہتا، خواہ وہ قتل کئے جائیں یا جلائے جائیں۔ اور نہ ان کو قوم کی گالیاں نقصان پہنچاتی ہیں اور نہ کسی گروہ کی لعنت۔ بلکہ اللہ ان پر بھیجی ہوئی ساری لعنتوں کو ان پر برکات کی صورت میں نازل کر دیتا ہے اور ساری گالیاں ان کے حق میں رحمت بن جاتی ہیں۔ کیا ہمارا رب نہیں جانتا جو ہمارے سینے میں ہے یا کیا تم اس سے زیادہ جانتے ہو۔ پس تو جلدی کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

يـا اخِـي مـا تركتُ السبيل
ومـا عاصيتُ الرب الجليل-وليس
كتـابنا الاالفرقان الكريم وليس نبينا
و محبـوبنـا الاالـمـصطفى الرحيم
ولـعنة الله على الذين يخرجون عن
دينه مثقال ذرة فهم يدخلون جهنم
مـلعـونين- ولـكـن يا اخى ان فى
كتـاب الله نـكـاتـاً و مـعـارف لا
يـزاحـمها عقيدة ولاينا قضها حكمٌ
ولا يلـقّهـا من الامم الاالذى وجد
وقـت ظـهـورهـا وكـان من
الـمـنقطعين المبعوثين- ولله اسرار
واسـرارٌ وراء اسـرارٍ لاتـطـلـع
نـجـومهـاالا فـى وقتهـا فـلا تجادل
اللهفـى اسـراره اتـجترء على ربك و
تـقول لم فعلت كذا ولم ما فعلت
كـذا- ياأخـى فوض غيب الله اِلى
الله ولا تـدخـل فـي غيوبـه ولا تزغُ
دقـائـق المعارف التى دق ما خذها
فـى ظواهر الشرع ولا تقف ما ليس

اے میرے بھائی! میں نے سیدھا راستہ نہیں چھوڑا اور نہ ہی میں نے رب جلیل کی نافرمانی کی ہے۔ ہماری کتاب سوائے قرآن کریم کے اور کوئی نہیں۔ ہمارے نبی اور ہمارے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اور لعنت ہے ان لوگوں پر جو رسولؐ اللہ کے دین سے ایک ذرہ برابر بھی باہر نکلیں۔ یقیناً ایسے لوگ جہنم میں ملعون ہو کر داخل ہوں گے۔ لیکن اے میرے بھائی اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کی کتاب میں ایسے باریک نکات اور ایسے معارف ہیں کہ کوئی عقیدہ بھی ان کے مزاحم نہیں ہے۔ اور نہ اس کے حکم کے متناقض ہیں اور ایسے معارف امت میں سے کسی کو عطا نہیں کئے جاتے مگر اُس کو جو ان کے ظاہر ہونے کے وقت آ جائے، یہ معارف پانے والے لوگ مبعوث ہوتے ہیں جو دنیا سے منقطع ہوتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے راز ہیں، نہاں در نہاں راز۔ ایسے رازوں کے ستارے اپنے وقت پر طلوع ہوتے ہیں۔ پس تو اللہ کے اسراروں میں جھگڑا نہ کر، کیا تو اپنے رب کے سامنے یہ جرأت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس نے ایسے کیوں کیا اور ایسے کیوں نہیں کیا۔ اے میرے بھائی! اللہ کی غیب کی باتیں اللہ کے سپرد کر۔ اور اس کے غیبوں میں دخل مت دے۔ اور ان معارف کو جن کا ماخذ شرع

لك بـه عـلـم و ثبّـت نفسك على سبيل المتقين۔

مـا كـان ايـمـان الاخيار من الـصـحابة والتابعين بـنزول المسيح عـلـيـه السـلام الااجـمـاليـا وكـانـوا يـؤمـنون بالنزول مجملا ويفوّضون تـفاصيلها الى الله خالق السموٰت والارضيـن و كـيف يـجـوز نـزول الـمسيح عليه السلام على المعنى الـحـقيـقـي والـله قد اخبر في كتابه الـعـزيـز انـه توفي ومـات وقـال يـا عيسٰى انـي متوفيك و رافعك اليّ وقـال فـلـمـا تـوفيتني كـنـت انت الـرقيـب عليهم و قال فيمُسك الّتي قـضـى عليها الموت وقال حرام علىٰ قـرية اهـلكنا ها انهم لا يرجعون وقال ومـا مـحـمـد الا رسول قد خلت من قبله الرسل يعني ما توا كلهم كما استدل به الصديق الاكبر عند وفات النبيﷺ فما بقى شك بعد ذالك في وفـات الـمسيـح و امـتـناع رجوعه ان

میں باریک ہے مت ٹھکرا۔ اور اس کے پیچھے نہ لگ جس کا تجھے علم نہیں۔ اور اپنے نفس کو متقیوں کے راستے پر ثابت قدم رکھ۔

معظم صحابہ کرامؓ اور تابعین میں سے کوئی بھی نزول مسیحؑ پر ایمان نہیں رکھتے تھے سوائے اجمالی رنگ میں بلکہ وہ نزول مسیحؑ پر مجمل ایمان رکھتے تھے اور اس کی تفصیل خالق ارض وسمٰوٰت کے سپرد کرتے تھے۔ حقیقی معنوں میں نزول مسیحؑ کس طرح جائز ہوسکتا ہے جبکہ اللہ نے اپنی عزیز کتاب (قرآن) میں خبر دی ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ اور فرمایا ”اے عیسیٰ بے شک میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف بلند کرنے والا ہوں۔“ اور دوسری جگہ فرمایا ”پس جب تو نے مجھے وفات دے دی ہے تو تو ہی ان پر نگہبان تھا۔“ اور پھر فرمایا کہ وہ اس کی روح کو روک لیتا ہے جس پر موت وارد ہو جاتی ہے۔ اور پھر فرمایا کہ ”لازم ہے جس بستی کو ہم ہلاک کر دیں تو اس میں وہ واپس نہیں آتے ہیں۔“ اور پھر فرمایا ”نہیں محمدؐ مگر رسول یقیناً ان سے قبل سارے انبیاء گذر چکے ہیں“ یعنی وہ سب فوت ہو چکے ہیں جیسا کہ اس آیت سے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نبی کریمﷺ کی وفات کے وقت استدلال کیا تھا۔ پس اس کے بعد وفات مسیح اور ان کا اس دنیا میں واپس نہ آنے کے بارے میں کیا شک باقی رہا۔ اگر تم اللہ اور اس کی آیات پر ایمان لانے

كنتم بالله و اٰياته مومنين-

و قد ختم الله برسولنا النبيين- و قد انقطع وحي النبوة فكيف يجئي المسيح ولا نبي بعد رسولنا ايجئي معطلا من النبوة كالمعزولين- و قد بشرنا رسول الله ﷺ ان المسيح الاتي يظهر من امته وهو احد من المسلمين- و في الصحاح احاديث صحيحا مرفوعة متصلة شاهدة على وفات عيسى عليه السلام خصوصًا في البخاري بيان مصرح في هذا الامر فالعجب كل العجب على فهم رجل يشك في وفاته بعد كتاب الله و رسوله و يتذبذب كالمرتابين- و بايّ حديث بعد الله واٰياته نترك متواترات القرآن انوثر الشك على اليقين-

والقوم لا يتفق على صعود المسيح حيّا الى السمآء بل لهم آراءٌ شتى بعضهم يقول

والے ہو۔

یقیناً اللہ نے نبیوں کا سلسلہ ہمارے رسول ﷺ کے ساتھ ختم کر دیا ہے اور وحی نبوت منقطع ہو گئی ہے۔ پھر مسیحؑ کیسے آئیں گے جبکہ ہمارے نبیؐ کے بعد کوئی رسول نہیں۔ کیا حضرت عیسیٰؑ معزول لوگوں کی طرح نبوت کے مقام سے معطل ہو کر آئیں گے؟۔ یقیناً ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمیں خوش خبری دی ہے کہ آنے والا مسیحؑ آپؐ کی امت میں سے ہو گا۔ وہ مسلمانوں میں سے ہی ہو گا۔ اور صحاح ستہ میں صحیح متصل احادیث وفات مسیح کی گواہ ہیں جبکہ بخاری میں اس معاملے میں واضح بیان موجود ہے۔ پس تعجب ہے سخت تعجب اس شخص کے فہم پر، جو کتاب اللہ اور رسول ﷺ کے فیصلے کے بعد بھی حضرت عیسیٰؑ کی وفات پر شک کرتا ہے۔ اور شک کرنے والوں کی طرح تذبذب میں ہے ۔ اس وضاحت کے بعد ہم کس بات کے لئے اللہ اور اس کی آیات اور تواتر سے اترنے والی قرآن مجید کی تعلیم کو چھوڑ دیں؟ کیا ہم شک کو یقین پر ترجیح دیں!

مسلمان قوم حضرت عیسیٰؑ کے زندہ آسمان پر چڑھ جانے پر متفق نہیں بلکہ اس معاملے میں ان کی آراء علیحدہ علیحدہ ہیں۔ بعض ان میں سے وفات اور بعض حیات کے قائل ہیں۔ تو ہر گز

بالوفات و بعضهم بالحيات ولن تجد من النصوص الفرقانية والاحاديث النبوية دليلا على حياته بل تسمع من الاخبار والأثار و من كل جهة نعي الموت و قد توفى رسولنا ﷺ اهو خير منه ام هو ليس من الفانين۔ ورآه رسول الله ﷺ في ليلة المعراج في الموتى من الانبياء عليهم السلام افتظن ان رسول الله ﷺ اخطاء في رويته او قال ما يخالف الحق؟ حاشا بل انه اصدق الصادقين۔

فهذا هوالسبب الذى الجأنا الى اعتراف وفات المسيح و شهد عليه الهامى المتواتر المتتابع من الله تعالىٰ وما نرىٰ فى هذه العقيدة مخالفة بقول رسول الله ﷺ ولا بعقيدة الصحابة ولا التابعين۔ والصحابة كلهم كانوا يؤمنون بوفات المسيح و كذالك الذين جاؤا بعدهم من عبادالله المتبصرين۔ الاتنظر صحيح

قرآن اور احادیث نبویہ میں کوئی دلیل حضرت عیسیٰؑ کی حیات کی نہیں پائے گا۔ بلکہ تُو تمام اخبار اور آثار اور ہر طرف سے ان کی موت کی آواز ہی سنے گا۔ علاوہ ازیں جبکہ ہمارے رسولؐ فوت ہو گئے ہیں تو کیا حضرت عیسیٰؑ ان سے بہتر ہیں یا کیا وہ لافانی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات کو انھیں مردہ نبیوں کے ساتھ دیکھا۔ کیا تُو خیال کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی رویت دیکھنے میں غلط ہو سکتے ہیں یا انہوں نے ایسی بات کہی ہے جو حق کے خلاف ہے۔ حاشا اللہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ آپؐ تمام صادقوں سے بڑھ کر صادق ہیں۔

یہ وہ سبب ہے جس نے ہمیں مجبور کیا کہ ہم وفات مسیحؑ کا اعتراف کریں اور اس پر اللہ کی طرف سے میرے متواتر اور پے در پے الہامات بھی گواہ ہیں۔ ہم اپنے اس عقیدہ کو رسول اللہ ﷺ کے قول اور صحابہؓ اور تابعین کے عقیدہ کے خلاف نہیں پاتے کیونکہ سارے صحابہؓ وفات مسیحؑ پر ایمان رکھتے تھے اور اسی طرح ان کے بعد آنے والے اللہ کے صاحب بصیرت بندے بھی۔ کیا تم صحیح بخاری میں نہیں دیکھتے کہ کس طرح اس میں عبداللہ بن عباسؓ نے آیت **یاعیسیٰ انی متوفیک و رافعک** (اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور رفع

البخاری کیف فسّر فیه عبدالله بن عباسؓ اٰیة یا عیسٰی انّی متوفیك و رافعك فقال متوفّیك ممیتك و اشارالامام البخاري الی صحت هذا القول بایراده اٰیة ان متوفیك فی غیر محله و هذه عادة البخاری عندالاجتهاد و اظهار مذهبه کما لا یخفیٰ علی الماهرین۔

ایها لاخ الصالح انظر کیف اشار البخاری رحمه الله الی مذهبه بجمع الأیتین فی غیر المحل واراءة تظاهر هما واعترف بان المسیح قد مات فتدبّر فان الله یحب المتدبرین۔ وما کان لی منعفةً وراحةً فی ترك کتاب الله و سنن رسوله و حمل اوزار خسران الدنیا والأخرة و سماع لعن الاعنین۔ ایها الاخ الکریم للحق احق ان یتبع والصدق حقیق بان یقبل و یستمع و یدالحق تصدع رداء الشك والحق هوالجوهر

کرنے والا ہوں) کی تفسیر کرتے ہوئے کہا کہ یہاں **متوفیک** سے مراد موت ہے۔ اور امام بخاری نے اس قول کی صحت کی طرف اشارہ اس طرح کیا ہے کہ اس آیت **انی متوفیک**☆ کو اس کی جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ رکھا ہے۔ اور یہ بخاری کی عام عادت ہے کہ وہ اجتہاد کے وقت اور اپنی رائے کے اظہار کے وقت ایسا ہی کرتے ہیں اور یہ بات حدیث کے ماہرین کی نظروں سے پوشیدہ نہیں۔

اے نیک بھائی! دیکھ کس طرح امام بخاریؒ نے دونوں آیتوں کو ایک جگہ یکجا کر کے ان کے معنوں میں یکسانیت قائم کرتے ہوئے اپنے مذہب کا اظہار کیا ہے۔ اور اعتراف کیا ہے کہ مسیحؑ یقیناً فوت ہو گئے ہیں۔ پس تم تدبر سے کام لو۔ بے شک اللہ تدبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ مجھے اللہ کی کتاب اور سنت رسولؐ کو چھوڑ کر اور دنیا و آخرت کے نقصان کا بوجھ اٹھا کر اور لعن کرنے والوں کی لعنت سن کر کیا فائدہ اور کیا خوشی ہے! اے قابل عزت بھائی! حق اس بات کا مستحق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ اور سچائی وہ حقیقت ہے کہ جس کو قبول کیا جائے اور اس کو سنا جائے۔ کیونکہ حق کا ہاتھ شک کی چادر کو پھاڑ دیتا ہے اور یہ وہ موتی ہے جو آزمائش کے وقت پوری

الـذی یـظهر عندالسبك و یتلالأ فـی وقته الذی قدرالله له ولكل نبأٍ مستقـر ولـكـل نـجـم مـطلع ولا تُـعرف الاسـرار الا بـعـد وقوعـهـا فطوبیٰ لمن فهم هذا السر وادرك الامـر كـالـعـاقلین- وانّی اتیقن ان مثـلك سع كمال فضلك وتقواك لـو كــان مـطـلـعـاً علی معـارف اطـلـعـت عـلیها لكف لسانه من لعـنی وطعنی ولَقَبِلَ ما قلت من مـعــارف الـمـلة والـدّیـن ولكنـی اظنك ما فهمت حقیقة مقالی وما عـلـمت صورة حـالـی و مـا ظنی فیك الاالـــخیـــر واسـئـل الله لك فــضـلــــه و رحــمة وهــو ارحــم الرّاحمین-

یـا قُرة ارضٍ مبـاركة وسلالة اهـلـهـا انت بحمدالله تقی و نقی و زكـــی وانـــی احبّك و اصــافیك كـالـمخلصین و اوتیك مـو ثقا من الله عــلــیٰ انـی او افـقك و اقبـل

چمک دمک سے ظاہر ہوتا ہے۔ مگر اس وقت جب اللہ نے اس کے ظاہر کرنے کا وقت مقدر کیا ہوتا ہے۔ یاد رکھ ہر خبر کا وقت مقرر ہے۔ اور ہر ستارے کے نکلنے کی اپنی اپنی جگہ ہے۔ خدا کے رازوں کا علم ان کے وقوع میں آ جانے کے بعد ہی ہوتا ہے۔ پس خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے عاقل لوگوں کی طرح اس راز کو سمجھ لیا۔ اور اس امر کو جان لیا۔ اور مجھے یقین ہے کہ تیری مثل لوگ، تیری طرح کے فضل کے مالک اور تقویٰ والے لوگ اگر ان معارف پر اطلاع پالیں جن کی مجھے اطلاع دی گئی ہے تو وہ ضرور اپنی زبان کو میری لعن طعن سے روک لیں گے۔ اور جو معارف میں نے ملت اور دین کے بیان کئے ہیں وہ ان کو ضرور قبول کر لیں گے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ تُو نے میری تصنیف کی حقیقت کو نہیں سمجھا، اور نہ ہی میرے مقام کو سمجھا ہے۔ میں تم پر حسن ظن رکھتا ہوں۔ اور اللہ سے تمہارے لئے اُس کا فضل اور رحمت مانگتا ہوں۔ اور وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

اے مبارک سر زمین (یعنی بغداد) کی ٹھنڈک اور اس مٹی سے نکلے ہوئے خلاصے تو اللہ کے فضل سے متقی، پاک اور زکی ہے۔ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں اور تیری طرف صدق دل سے مخلصوں کی طرح آتا ہوں۔ میں تم سے اللہ کا

قـولك ان تُرني آيات الفرقان على صحة زعمك و تاتني بسُلطان مبين- وما ابتغى الاالحق و قد شقت عصا الشقاق وراتضعت افاويق الرفاق فجا دلني بالحكمة وآيـات كتـاب الله السبـاق و ستجدني انشاء الله من المنصفين- وان كنت ان تشتهى ان تسبّني او تلعنني او تكذبني و تقتلني بسيف بتار او تلقيني فى نارٍ فاصنع ماشت وما اردّ عليك الّا دعاء الخير والعافية يا اهل البيت يرحكم الله فى الدنيا والأخرة و اٰواكم فى المرحومين-

ايهاالشيخ! دع النزاع وما ينبغى النزاعُ فاتق الله وادرك فرصة لاتضاع وارتحل اليّ رحلة الصادق المعدّ و سرنحوى سيرالمجد و تفضل و تجشم اِلیٰ بيتي و كل الى شهرين من قرصبي و زيتي سيريك الله حالا لا ينكشف عن يد غيرى من اهل

پکا وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہاری بات سے متفق ہو جاؤں گا اور تیری بات قبول کرلوں گا اگر تُو مجھے قرآنی آیات دکھا دے اور میرے پاس کھلی دلیل لائے جو تیرے خیال کی صحت میں تیرے عقیدہ کی تائید کرتی ہیں۔ کیونکہ میں تو صرف حق کا متلاشی ہوں۔ میں نے اختلاف کے عصا کو توڑ دیا ہے۔ بلکہ میں نے بچپن ہی سے اتفاق واتحاد کا دودھ پیا ہے۔ پس تُو مجھ سے حکمت سے اور اللہ کی سب سے افضل کتاب (قرآن مجید) کی آیات کے ساتھ بحث کر، یقیناً تو مجھے انصاف کرنے والوں میں سے پائے گا۔ اگرتو اس بات پر مصر ہے کہ تو مجھے گالی دے یا مجھے لعنت ملامت کرے، یا میری تکذیب کرے یا مجھے کاٹنے والی تلوار سے قتل کرے یا مجھے آگ میں ڈالے، پس تُو کر جیسے تیرا جی چاہتا ہے۔ میں تمہاری گالیوں کا بدلہ گالیوں سے نہیں دوں گا بلکہ میں تمہارے لئے دعا کروں گا۔ اے اہل بیت اللہ تم پر دنیا اور آخرت میں رحم کرے اور تمہیں اپنے مرحوم لوگوں میں جگہ دے۔

اے بزرگ! جھگڑا چھوڑ دے اور نزاع ہونا بھی نہیں چاہئے۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کر۔ اور تو اپنی (زندگی) کو ضائع نہ کر۔ اور میری طرف حق کو قبول کرنے والے صادق انسان کی طرح آ اور بزرگی کی سیرت کے ساتھ میری طرف رخ کر اور مجھ پر مہربانی فرماتے ہوئے میرے گھر کی طرف قدم رنجہ فرما۔ اور پورے دو ماہ میرے دسترخوان سے تناول فرما اگر تو ایسا کرے گا تو اللہ

البلدان و جوانبها ولا من تاليفاتٍ محدودة البيان فتعرفني بعين اليقين- وان تقصدني مخلصاً فادعولك في أناء اليل واطراف النهار وارجوان يطمئن قلبك وارىٰ اثار الاستجابة و تنجاب غشاوة الا سترية والله قدير و نصير و معين-

ايها الاخ الشريف الصالح! لاتنظر الىٰ تكفير العلماء و تكذيبهم فاني اعلم من الله مالا يعلمون- وقد علمت حقيقة الامر من ربي وهم من الغٰفلين- ولاتنظر الىٰ ذلتي وهواني و حقارتي في اعين اخواني فان لي من الله تعالي في كل يوم نظرة اقلّب نحوالشمال و نحواليمين واتقلب في الحالين بوس ورخاء وانقل مع الريحين زعزع ورخاء والعاقبة خير لي انشاء الله و اني من المبشرين- اليوم يحقرون و يكذبون و يكفرون واراهم علي حريصين لو كانوا

تجھ پر میرے بارے میں وہ حالات منکشف کرے گا جو کہ میرے گاؤں اور اردگرد کے لوگ تجھے نہیں بتا سکیں گے۔ اور نہ ہی میری تالیفات کے محدود بیان سے تجھے وہ کچھ معلوم ہو گا جو تُو یقین کی آنکھ سے خود دیکھ لے گا۔ اگر تو مخلص ہو کر میری طرف آنے کا قصد کرے گا تو میں تیرے لئے رات کے پچھلے پہر میں اور تمام دن کے وقت دعا کروں گا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ تیرا دل مطمئن ہو جائے گا۔ کیونکہ میں استجابت دعا کے آثار دیکھ رہا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ تیرے شک کے پردے پھٹ جائیں گے۔ یقیناً اللہ قادر مددگار اور اعانت کرنے والا ہے۔

اے شریف نیک بھائی! تو علماء کی تکفیر اور ان کی تکذیب کی طرف مت توجہ کر کیونکہ میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو وہ نہیں جانتے۔ میں نے اپنے رب کی طرف سے حقیقت امر کو سمجھ لیا اور وہ غافلوں میں سے ہیں۔ اور اسی طرح میرے بھائیوں کی نظر میں میرے لئے ذلت، اور کم مائیگی اور حقارت کو نہ دیکھ کیونکہ میں وہ ہوں جسے اللہ کی طرف سے ہر روز ایسی تروتازگی ملتی ہے جس میں میں لوٹ پوٹ ہوتا ہوں اور میں دونوں حالتوں تنگی اور فراخی میں بھی خوش وخرم رہتا ہوں۔ اسی طرح میں سخت اور خوشگوار دونوں ہواؤں کے ساتھ چلتا ہوں۔ اور انجام کار میرے لئے اچھا ہے، مجھے خدا بشارتیں دیتا ہے۔ آج میرے مخالف مجھے حقیر جانتے ہیں اور تکذیب وتکفیر کرتے ہیں اور میں انہیں اپنے

قادرين و سياتي زمان يظهر صدقي فيه و يرى الله عباده اٰيات فضله علّى فيجتلون انوار عناياته و مطارف تفضلاته فياتونني منكسرين۔

فطوبىٰ لعين رئتني قبل وقتي و طوبىٰ لسعيد جاء ني كالمخلصين۔ ايهاالشيخ! الوقت قددني و معظم العمر قد فني فاتني علي شريطة الصبر والتوقف و قبول الهُداى وعد الى الحق ودع العدا ولا تنس حقك فى العقبىٰ ولا تبارزالمولىٰ وسارع اليّ مرتد عا ليغفر لك الله ماسلفت وما مضٰى وطاوع الحق وكن من المطاوعين۔

وان كنت لا تقدر علي هذالسفر البعيد فلك طريق اُخرىٰ فان كنت فاعلها فاخرج اولا من صدرك كلما دخل فيه من سوء الظن ثم قم و توضأ و صل ركعتين وصل و سلم

قتل پر حریص پاتا ہوں اگر وہ اس کی طاقت رکھتے۔ لیکن ضرور وہ زمانہ آئے گا جس میں میرا صدق ظاہر ہو جائے گا۔ اور اللہ اپنے بندوں کو اپنے فضل کے نشانات دکھائے گا جو اس نے مجھ پر کئے ہیں۔ تب یہ لوگ بھی اللہ کی عنایات کے انوار اور اللہ تعالیٰ کے تفضّل کی چادر سے روشنی حاصل کریں گے۔ تب وہ عاجزوں کی طرح میری طرف آئیں گے۔

پس خوش خبری ہے اس آنکھ کے لئے جس نے مجھے میرے وقت سے قبل جان لیا۔ اور خوشخبری ہے اس خوش نصیب انسان کے لئے جو میرے پاس مخلصوں کی طرح آتا ہے۔ اے بزرگ! یقیناً وقت مرگ قریب آ گیا ہے اور عمر کا بڑا حصہ گذر چکا ہے۔ پس تو میرے پاس صبر اور ٹھہرنے اور ہدایت کے قبول کی شرط سے آ۔ اور حق کی طرف لوٹ آ اور عداوت چھوڑ دے۔ اور آخرت میں اپنے حق کو نہ بھول، اور اپنے مولیٰ سے لڑائی مت کر۔ اور میری طرف نہتا ہو کر آ تا کہ اللہ تجھے وہ بخش دے جو پیچھے گذر چکا۔ اور جو تیرے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ پس حق کی پیروی کر اور فرمانبرداری کرنے والوں میں سے ہو جا۔

اور اگر تو میرے ہاں آنے کیلئے سفر بعید کی طاقت نہیں رکھتا تو تیرے لئے فیصلے کا ایک دوسرا طریقہ ہے جسے تو کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ تُو اوّل تو اپنے سینے سے تمام بدگمانیاں نکال دے

واستغفر استغفار التائبين۔ ثم اضطجع مستقبلا علی مصلاك و تخل بمناجاة مولاك واسئل اللّٰہ لاستکشاف حالی و حقیقة مقالی ثم نم قائلاً یا خبیرا خبرنی فی امر احمد بن غلام مرتضی القادیانی اھو مردودٌ عندك او مقبول اھو ملعون عندك او مقرون انك تعلم ما فی قلوب عبادك ولا تخطی عینك وانت خیرالشاھدین۔

ربنا اٰتنا من لدنك علماً جاذباً الی الحق و نظراً حافظاً من نقل الخطوٰت الی خطط الخطیات وادخلنا فی الموفقین۔ ما کان لنا ان نقدم بین یدیك او نتصرف فی سرائر عبادك ربنا اغفرلنا ذنوبنا و اسرافنا فی امرنا وافتح عیوننا ولا تجعلنا من الذین یعادون اولیائك او یحبّون المفسدین۔ اٰمین ثم اٰمین۔

واستخر یا اخی من جمعة

پھر کھڑا ہو اور وضو کر اور دو رکعات نماز ادا کر پھر توبہ کرنے والوں کی طرح درود وسلام اور استغفار پڑھ۔ پھر اپنے جائے نماز پر قبلہ رخ ہو کر لیٹ جا اور خالی ذہن ہو کر اپنے مولا سے دعا کر اور اللہ سے میرے حال اور میری تصنیف کے بارے میں پوچھ پھر یہ کہتے ہوئے سو جا ”اے خبر رکھنے والے مجھے غلام احمد بن غلام مرتضیٰ قادیانی کے بارے میں خبر دے کہ کیا وہ تیرے نزدیک مردود ہے یا مقبول یا وہ تیرے نزدیک لعنتی ہے یا مقرب۔ بے شک تو جانتا ہے جو تیرے بندوں کے دلوں میں ہے، اور تیری نظر غلطی نہیں کرتی اور تو سب سے بہتر گواہ ہے۔

اے اللہ تو مجھے اپنی جناب سے ایسا علم دے جو مجھے حق کی طرف کھینچے۔ اور ایسی نظر عطا کر جو میرے قدموں کو خطاؤں کے راستے سے محفوظ رکھے۔ اور مجھے توفیق یافتہ لوگوں میں شامل کر۔ ہمارے لئے شایان نہیں کہ ہم تجھ سے سبقت لے جائیں یا تیرے بندوں کے اسرار پر تصرف حاصل کریں۔ اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو معاف کر دے۔ اور ہم سے جو ہمارے کاموں میں زیادتی ہو گئی ہے اس سے درگزر فرما اور ہماری آنکھوں کو کھول دے اور ہمیں ان لوگوں میں سے نہ بنا جو تیرے اولیاء کی

الـــى جـــمـــعةٍ أُخـــرىٰ و عـــقّـــب
تهجدك بهذه الركعتين واخبرني
اذا اردت ان تنشـــرع فـــي هـــذا
لأرافقك فـي دعـائك وادعو لك
في ابتغاء ك وارجو ان يسمع ربي
نـدائي و يقبل دعائي انه كان بي
حـفيا و انه نور عيني وقوة اعضائي
والله انـــي لـمـن الـمقبلين۔ ايها
العزيز اراك فتًى صالحاً فارجو ان
تـقبـل مـا قـلـت لك وارجـو ان
تـدركك رقة عـلى دين سيدي و
سيـدك وجـدّك ﷺ و تســلك
مسلك العارفين۔
تـذكـــر يـــا اخـــي يوم التـنـادي
و تـب قبل الـرحيـل الـى المعـاد
فـاخـرج كـل حـقـدك مـن جـنـان
و زك الـنـفـس مـن سمّ العـنـاد
و خف قهـر الـمهيـمنِ عـنـد ذنـبٍ
و قف ثـم انتهـج سبـل الـرشـادْ
واقسـم انـنـي يـا ابن الكـرامِ
لـقـد أُرسِـلـتُ مـن رب العبـاد
و قـد اعـطيت عـلـماً بعـد علـم
وكـاساً بـعـد كـاس مـن جـوادي
و حبـي كـل حيـن يـجتبينـي

عداوت کرتے ہیں نہ ان میں سے جو مفسدوں کو پسند کرتے ہیں۔ آمین۔“

اے میرے بھائی تو مسلسل ایک ہفتہ تک اسی طرح استخارہ کرتا رہ۔ تہجد کے بعد دو رکعات ادا کر اور جب تو یہ (عمل) شروع کرنے لگے تو مجھے اطلاع کر دینا میں بھی تیری دعا میں شریک ہو جاؤں گا۔ میں بھی تیرے اس مقصد کے لئے دعا کروں گا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ میرا رب میری پکار کو سنے گا اور میری دعا کو قبول کرے گا کیونکہ وہ میرے ساتھ بہت مہربان ہے۔ اور وہ میری آنکھوں کا نور ہے۔ اور میرے اعضاء کی قوت ہے۔ اللہ کی قسم میں مقبولوں میں سے ہوں۔ اے عزیز میں تجھے ایک نیک نوجوان سمجھتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ تو وہ قبول کرے گا جو میں تجھے کہتا ہوں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ رسولؐ جو تیرے اور میرے بزرگ ہیں ان کے دین کی ہمدردی تیرے دل میں پیدا ہو جائے گی۔ اور تو عارفوں کے راستہ پر چل نکلے گا۔

اے میرے بھائی حشر کے دن کو یاد کر اور
توبہ کر قبل اس کے کہ تو آخرت کے لئے کوچ کرے
پس تو اپنے دل سے ہر کینے کو نکال ڈال
اور اپنے نفس کو دشمنی کے زہر سے پاک کر
گناہ کے وقت اس نگران خدا کے قہر سے ڈر
اور رک جا اور پھر ہدایت کے راستوں پر چل
اے شریفوں کی اولاد میں قسم کھاتا ہوں یقیناً
میں بندوں کے رب کی طرف سے بھیجا گیا ہوں

و يدنيني و يعطيني مرادي
فما أشقى بلعن الاعنينا
و صدقي سوف يذكر في البلاد
و كاسٍ قد شربنا في وهاد
و أخرىٰ نشربن فوق المصاد
و لست اخاف من موتي و قتلي
اذا ما كان موتي في الجهاد
و اٰثرنا الحبيب على حياة
و قمنا للشهادة بالعتاد
وما الخسران في موتٍ بتقوى
و خسر المرء في سبل الفساد
و انى قد خرجت الى ذكاء
ففارت عين نورٍ من فوادي
بحمد الله ان الحِب معنا
وما يرمي متاعي بالكساد
و يدنيني بحضرته بلطفٍ
و يسقيني مدام الاتحاد
و ان هداية الفرقان ديني
وادعوكم الى نهج السداد
فقم أن شئت كالا حباب طوعاً
واما شئت فاجلس في الاعادي
و قد بار العدو بعزم حربٍ
و بارزنا فيا قومي بداد
و كان نصيحة لله فرضي
فقد بلّغت فرضي بالوداد

یقیناً مجھے علم پر علم دیا گیا ہے
اور میرے سخی رب کی طرف سے مجھے پیالہ پر پیالہ معرفت کا عطا کیا گیا ہے
میرا محبوب ہر لحہ مجھے برگزیدہ کرتا رہتا ہے
اور وہ مجھے اپنے قریب کرتا ہے اور میری مراد مجھے دیتا ہے
پس میں لعنت کرنے والوں کی لعنت سے بدبخت نہیں ہو سکتا
اور میری سچائی کا عنقریب ملکوں میں ذکر کیا جائے گا
بہت سے پیالے تو ہم نے پست زمین میں پیئے ہیں
مگر دوسرا پیالہ ہم پہاڑ کی چوٹی پر پیئیں گے
میں اپنی موت اور قتل ہونے سے نہیں ڈرتا
ہاں اگر یہ میری موت جہاد میں آئے
ہم نے اپنے محبوبؐ کو اپنی زندگی پر ترجیح دی
اور ہم شہادت کے لئے پوری تیاری سے کھڑے ہو گئے
تقویٰ کی موت میں کوئی نقصان نہیں
کیونکہ انسان کا خسارہ تو فساد کی راہوں میں ہے
اور یقیناً میں ایک سورج (رسول اللہ ﷺ) کی طرف نکلا
پس میرے دل سے نور کا چشمہ پھوٹ پڑا
الحمدللہ بے شک ہمارا محبوب (خدا) ہمارے ساتھ ہے
اور وہ میرے سامان کو کساد بازاری کا شکار نہیں ہونے دے گا
وہ کمال مہربانی سے مجھے اپنی جناب میں قریب کرتا ہے
اور مجھے اپنے وصل کی شراب پلاتا ہے
بے شک قرآن کی ہدایت ہی میرا دین ہے
اور میں تمہیں بھی سیدھے راستے کی طرف بلاتا ہوں
اگر تو چاہتا ہے تو دوستوں کی طرح اپنی خوشی سے میرے ساتھ کھڑا ہو جا
اور اگر تو چاہتا ہے کہ دشمنوں کی صف میں بیٹھے تو بیٹھا رہ
یقیناً ہمارا دشمن لڑائی کے ارادے سے سامنے آیا ہے

ايها الاخ العزيز ما جئت
كطارق ليل او غثاء سيل ان جئت
الا فى وقت الضرورة و على راس
المائة و جعلنى الله لهذه المائة
مجدداً لا جددالدين و قد جاء فى
الاخبار الصيحيحة ان الله يبعث
لهذه الامة على راس كلمائة سنة
من يجدد لها دينها فتحسس من
مجدد هذه الماية و تفكر فان الله
يوئد المتفكرين۔

و قد جاء فى اخبار أخرىٰ ان
رسول الله ﷺ لما توفى صحت
الارض فقالت يا رب بقيت خالية
الى يوم القيامة من اقدام الانبياء
صلوة الله عليهم اجمعين۔ فاوحى
الله تعالى اليها وقال انى اخلق
عليك اناسًاقلوبهم كقلوب الانبياء
منهم الاقطاب و منهم الابدال و
منهم الغوث ومنهم دون ذالك و
كل من المكلمين الملهمين۔ و
منهم من يكون قلبه كقلب نوح و
ابراهيم و موسى و منهم الذى كان

ہم بھی نکل پڑے ہیں پس اے میری قوم میرے مدمقابل کو سامنے لا
اور اللہ کی خاطر نصیحت کرنا میرا فرض تھا
یقیناً میں نے اپنا فرض دوستانہ انداز میں پورا کر دیا ہے

اے میرے عزیز بھائی! میں رات کے بے وقت مہمان کی طرح نہیں آیا اور نہ ہی سیلاب کی جھاگ کی طرح آیا ہوں۔ میں ضرورت کے وقت آیا ہوں اور صدی کے سر پر بھیجا گیا ہوں۔ اللہ نے مجھے اس صدی کا مجدد بنایا ہے تاکہ دین کی تجدید کروں۔ صحیح احادیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک شخص بھیجا کرے گا جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔ پس تجھے چاہئے کہ تُو اس صدی کے مجدد کو تلاش کر۔ اور غور کر کہ اللہ تعالیٰ غور کرنے والوں کی تائید کیا کرتا ہے۔

اور ایک دوسری خبر یہ بھی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے تو زمین چلائی اور کہا کہ اے میرے رب کیا میں قیامت تک انبیاء کے قدموں سے خالی رہوں گی۔ پس اللہ نے اس کی طرف وحی کی اور کہا میں تیرے اوپر ایسے لوگ پیدا کروں گا جن کے دل انبیاء کے دلوں کی طرح ہوں گے۔ ان میں سے قطب، ابدال اور غوث ہوں گے۔ اور ان سے کم مرتبہ والے لیکن وہ سب کے سب ملہم اور مکلمین من اللہ ہیں۔ اور ان میں سے وہ لوگ بھی ہوں گے جن

قلبه كقلب عيسٰى و يجيئون على اقدام النبيين۔

فانظر يا اخي آثار رحمة الله كيف اكرم هذه الامة و جعلهم بانبياء بني اسرائيل مشابهين۔ وان تعجب فعجب قول الذين يقولون كيف جاء مثيل المسيح؟ وان هذه الا كلمة الكفر ولا ينظرون الى ما قال الله و رسوله ولا يتفكرون في الأيات والاثار و يعيشون كالنّائمين۔

يااخي انظر في البخاري وغيره من الصحاح كيف بشر نبينا و رسولنا ﷺ وقال انه سيكون في امتي قوم يكلمون من غير ان يكونوا انبياء ويسمون محدثين۔ وقال الله جل شانه ثلّة من الاولين وثلة من الاخرين۔ وحث عباده على دعاء اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم فما معنى الدعاء لو كنا من المحرومين۔

کے دل نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کی طرح ہوں گے اور ان میں سے وہ بھی ہوں گے جن کا دل حضرت عیسیٰؑ کی طرح ہوگا۔ اور وہ نبیوں کے قدموں پر آئیں گے۔

اے میرے بھائی! تو اللہ کی رحمت کے آثار دیکھ کہ کس طرح اس نے اس امت کو عزت بخشی ہے اور ان کو بنی اسرائیل کے انبیاء کے مشابہ بنایا ہے۔ اس پر تُو تعجب کرتا ہے۔ تعجب تو ان لوگوں کے قول پر کہ جو کہتے ہیں مثیل مسیح کس طرح آ سکتا ہے اور ایسا کہنا کلمہ کفر ہے۔ وہ اس کی طرف نہیں دیکھتے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے۔ اور نہ وہ آیات اور آثار میں تفکر کرتے ہیں اور صرف خواب غفلت میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

اے میرے بھائی! بخاری دیکھ اور اس کے علاوہ دوسری صحاح کی کتابوں کو کھول کہ کس طرح ہمارے نبی اور رسولؐ نے ہم کو بشارت دی ہے اور کہا ہے کہ ضرور میری امت میں ایک قوم ہوگی جن سے اللہ کلام کیا کرے گا۔ مگر وہ غیر انبیاء ہو ں گے اور محدث کہلائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ایک گروہ پہلوں میں سے اور ایک گروہ آخرین میں سے ہوگا۔ اور اس نے اپنے بندوں کو تحریک کی ہے کہ وہ یہ دعا کیا کریں ”اهدنا الصراط المستقيم. صراط

وانت تعلم ان الذين انعم الله عليهم اولاً هم الانبياء والرسل وما كان الانعام من قسم درهم ودينار بل من قسم علوم و معارف و نزول بركاتٍ و انوار كما تقرر عندالعارفين- واذا أُمِرنا بهذه الدعاءِ في كل صلوة فما امرنا ربنا الا ليستجاب دعاء نا و نعطى ما اعطى من الانعامات للمرسلين- وقد بشرنا عز اسمه بعطاء انعاماتٍ انعم على الانبياء والرسل من قبلنا و جعلنا لهم وارثين- فكيف نكفر بهذه الانعامات و نكون كقوم عمين-وكيف يمكن ان يخلف الله مواعيده بعد توكيدها و يجعلنا من المخيبين-

انت تعلم يا اخي ان سراة المنعمين عليهم هم الانبياء والرسل وقد بشرنا الله بعطاء هدا هم و بصيرتهم الكاملة التي لا

الذين انعمت عليهم -'' (ہمیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا۔) پس اس دعا کا کیا فائدہ ہوگا اگر ہم اس کے انعامات سے محروم ہو جائیں۔ اور تُو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں پر انعام کیا ان میں سے اول انبیاء اور رسول ہیں اور وہ انعام درہم ودینار کی صورت میں نہ تھے بلکہ وہ علوم اور معارف کی شکل میں تھے اور برکات اور انوار کے نزول کی صورت میں تھے۔ یہ بات عارف باللہ لوگوں کے نزدیک مسلّم شدہ امر ہے۔ اور جب ہمارے رب نے ہمیں اس دعا کا ہر نماز میں پڑھنے کا حکم دیا تو اسی لئے دیا ہے تا کہ وہ اس دعا کو قبول کرے۔ اور ہمیں وہ انعامات عطا کرے جو انعامات اس نے رسولوں کو عطا کئے۔ اسی خدا نے ہمیں خوشخبری دی ہے کہ وہ ہمیں وہ انعامات عطا کرے گا جو اس سے قبل نبیوں اور رسولوں کو دیئے گئے تھے اور ہمیں ان کا وارث بنائے گا۔ پس کس طرح ہم ان انعامات کی کفرانِ نعمت کریں اور اندھے لوگوں کی طرح ہو جائیں۔ اور کیسے ممکن ہے کہ اللہ اپنے وعدوں کی تاکید کرنے کے بعد ان کا خلاف کرے۔ اور ہمیں (نامراد) لوگوں میں سے بنائے۔

اے بھائی! تُو جانتا ہے کہ ان منعمین لوگوں کے سردار انبیاء اور رسول ہیں اور یقیناً

تحصل الا بعد مكالمة الله تعالى او روية آياته عفى الله عنك كيف زعمت ان اولياء الله محرومون من مكالمة الله و مخاطباته وليسوا من المكلّمين۔

يا اخى انت تعلم ان كتب القوم مملوة من ذكر مكالمات الله باولياء ه و مخاطبات حضرت الحق بعباده المقربين وهوالكريم الذى يلقى الروح علٰى من يشاء من عباده و يزيد من يشاء فى الايمان واليقين۔ اما قرأت فى فتوح الغيب الذي لسيدي الشيخ عبدالقادر الجيلانیؒ كيف ذكر حقيقة المكالمات و قال ان الله تعالىٰ يكلم اوليائه بكلام بليغ لذيذ و ينبئهم من اسرار ويخبرهم من اخبار و يعطيهم علم الانبياء و نورالانبياء و بصيرة الانبياء و معجزات الانبياء ولكن وراثةً لا اصالة و يجعلهم متصرفين فى الارض والسموات و فى جميع سلكوت الله فانظر الٰى مراتبهم ولا تتعجب فان الله فياض يعطى عباده مايشاء وليس بضنين۔ والله قص

اللہ نے ہمیں بشارت دی ہے کہ وہ ہمیں ان کی ہدایت اوران کی بصیرت کاملہ عطا کرے گا جو اللہ کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ سے یا اس کے نشانات کے دیکھے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ اللہ تجھے معاف کرے تُو نے کیسے یہ خیال کرلیا کہ اولیاء اللہ اس کے مکالمہ مخاطبہ سے محروم رہتے ہیں اور اللہ اُن سے کلام نہیں کرتا۔

اے میرے بھائی! تُو اچھی طرح جانتا ہے کہ مسلمان قوم کی کتابیں اولیاء اللہ سے مکالمات اوراس کے مقرب بندوں سے مخاطبات سے بھری ہوئی ہیں۔ اور وہ کریم اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اپنی روح ڈالتا ہے اوراسے ایمان اور یقین میں بڑھاتا ہے۔ کیا تو نے سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی ''فتوح الغیب'' میں نہیں پڑھا کہ کس طرح انہوں نے اس میں مکالمات کی حقیقت کا ذکر کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء سے بلیغ و لذیذ کلام کرتا ہے اور انہیں اپنے اسرار واخبار سے مطلع کرتا ہے اور انہیں انبیاء کا علم، انبیاء کا نور، انبیاء کی بصیرت اور انبیاء کے معجزات عطا کیے جاتے ہیں۔ لیکن 'یہ وراثت ہے اصل نہیں۔ اور انہیں زمین و آسمان اور اللہ کی تمام بادشاہت میں تصرف دیا جاتا ہے۔ پس ان کے مراتب کی

علينا قصص الملهمين فی كتابه العزيز و انبأنا انه كلم ام موسیٰ عليه السلام و كلم ذاالقرنين و كلم الحواريين- وما كان احد منهم نبيًّا ولا رسولا ولكن كانوا من عباده المحبوبين- اليس من اعجب العجائب ان يكلم الله نساء بنی اسرائيل ويعطی لهُنّ عزّة مكالماته و شرف مخاطباته وما يعطی لرجال هذه الامة نصيبا منها وهی امة خيرالمرسلين وقد سما ها خيرالامم و ختم بها الامم كلها و قال ثلة من الأخرين- يعنی فيها كثير من المكملات والمكملين-

و انت تریٰ يا اخی عافاك الله فی الدارين كيف اشتدت الحاجة فی هذه الايام الی ظهور مجدد ئويد الدين و يقيم البراهين و يرجم الشياطين- الا تریٰ ان

☆: حاشيه: من كان يومن بالله و اٰياته فقد وجب عليه ان يومن بان الله يوحی الی من يشآء من عباده رسولا كان او غير رسول و يكلم من يشآء نبيا كان ا و من المحدثين

طرف دیکھ اور تعجب مت کر۔ کیونکہ اللہ سخی ہے اور اپنے بندوں کو جو چاہتا ہے دیتا ہے کیونکہ وہ بخیل نہیں ہے۔ اللہ نے اپنی عزیز کتاب میں ہمارے لئے ملہمین کے قصے بیان کئے ہیں اور ہمیں خبر دی ہے کہ اس نے موسیٰؑ کی والدہ سے کلام کیا۔ اور ذوالقرنین اور حواریوں سے کلام کیا۔ ان میں سے تو کوئی بھی نبی یا رسول نہیں تھا بلکہ وہ اس کے محبوب بندوں میں سے تھے۔ کیا یہ عجیب تر بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کی عورتوں سے بھی کلام کرے اور اور انہیں مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشے اور اس امت کے مردوں کو اس میں سے کچھ حصہ نہ دے۔ حالانکہ یہ رسولوں کے سردار کی امت ہے۔ اور اس کو بہترین امت کا خطاب دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ تمام امتوں کا خاتمہ کیا گیا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ ایک آخری گروہ ہوگا۔ یعنی اس میں بے شمار کامل مرد اور کامل عورتیں ہوں گی۔

اے میرے بھائی! اللہ تیری دونوں جہانوں میں عافیت کرے تُو دیکھتا ہے کہ کس طرح ان ایام میں ایک مجدد کے ظہور کی

جو اللہ اور اس کی آیات پر ایمان لاتا ہے اس پر واجب ہے کہ وہ اس پر ایمان رکھے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کی طرف چاہے وحی اتارتا ہے۔ خواہ وہ رسول تھے یا غیر رسول۔ اور جس سے چاہے کلام کرتا ہے خواہ وہ انبیاء تھے یا محدثین ہوں۔

الضلالة قد غلبت و غارات الكافرين عمت و احاطت۔ و كم من امم تبت و هلكت الا تنظر هذه المفاسدالسيت من المتالّمين على مصائب الاسلام الم تاتك اخبارها اوانت من الغافلين اما تكاثرت فتن الكفار اما جاء وقت ظهورالآثار اما عمّت الفتن في البراري والبلاد والديار اما جاء وقت رحمة ارحم الراحمين۔اما عنّ لنا في زمننا هذا قِبَل الذياب في ليلةفتية الشباب غدافية الاهاب وصرنا كالمحصورين۔

انظر يا اخي كيف احاط بالناس ظلام و ظلم و مظلمة و خوفنا

بقيه حاشيه:
الا ترى ان الله تعالى قد اخبر فى كتابه انه كلم أم موسى وقال لا تخافي ولا تحزني انا رادوه اليك و جاعلوه من المرسلين و كذلك اوحى الى الحواريين و كلم ذا القرنين و اخبرنا به في كتابه ثم بشر لنا وقال ثلة من الاولين و ثلة من الآخرين۔ و فى هذه الاية اشار الى ان هذه الامة تكلم

كما كلمت الامم من قبل فمن كان له صدق رغبة فى الاتعاظ بالقرآن فلايتردد بعد بيان

ضرورت بڑھ گئی ہے جو کہ دین کی تائید کرے اور دلائل کو قائم کرے اور شیطان کو کنکریاں مار کر (بھگائے)۔ کیا تمہیں نظر نہیں آتا کہ گمراہی کس طرح غالب آ گئی ہے اور کافروں کی لوٹ مار عام اور محیط ہوگئی ہے اور کتنی ہی امتیں ہلاک وتباہ ہوگئیں۔ کیا تُو ان مفاسد کو نہیں دیکھتا۔ کیا تجھے اسلام کے مصائب پر درد نہیں ہے۔ کیا تیرے پاس اس کی خبریں نہیں آتیں یا تُو غافلوں میں سے ہے۔ کیا کفار کا فتنہ کثرت نہیں اختیار کر گیا۔ کیا آثار (قیامت) کے ظہور کا وقت نہیں آیا۔ کیا فتنے جنگلوں میں اور ملکوں اور شہروں میں عام نہیں ہو گئے؟ کیا اس ارحم الرّاحمین کی رحمت کا وقت نہیں آیا؟۔ کیا ہمارے زمانے میں یہ پیش نہیں آیا کہ ہمارے ہر طرف سے بھیڑیوں نے سیاہ کالی رات میں حملہ کر دیا کوّے کی طرح سیاہ کالی رات۔ اور ہم اس میں بے دست و پا ہو کر رہ گئے ہیں۔

بقیہ حاشیہ:
کیا تُو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں خبر دی ہے کہ اس نے موسیٰ کی والدہ سے کلام کیا اور کہا کہ تو نہ ڈر اور نہ غم کر بے شک ہم اسے تیری طرف لوٹائیں گے اور اسے رسولوں میں سے بنائیں گے۔ اور اسی طرح ہم نے حواریوں کی طرف وحی کی اور ذوالقرنین سے کلام کیا۔ خدا نے ہمیں اس بارے میں بتایا اور ہمیں خوشخبری دی جب اس نے قرآن میں فرمایا کہ ایک بڑا گروہ اولین میں سے اور ایک آخرین میں سے ہو گا۔ اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اشارہ کیا ہے کہ اس امت سے بھی کلام کیا جائے گا جیسا کہ پہلی امتوں سے کلام کیا گیا تھا۔ پس جو قرآن کی نصیحت کے لئے صدق دل سے رغبت

مـن كـل طـرف بـانـواع الـنـبـاح وارتـفـعـت الاصوات بالارنان والنياح و ضـربـت عـلـيـنـا الـمـسـكـنـة بـالاكـتـسـاح وصـال الـكـفـار كـالحين الـمـجـتـاح و عـفـت آثـار الـتـقـوى والصلاح و صُبّت علينا مصائب لو صبـت عـلـى الـجـبـال لـد كـتـهـا و كـسّـرتـهـا كـالرداح وامتلأت الارض شـركـاً و كـذبـا و زورًا ومـن الافعال القباح و تراء ت صفوف الطالحين۔

و كنت ابكى بكاء الماخض عـلـى ضـعـف الاسـلام فـى تـلـك الايـــام وارىٰ مســالك الهـلـك وانـظـر الـى عـون الله الـعـلام فـاذا الـعـنـايـة تـرأت و هـبـت نـسـيـم الـطـاف اللهالقسام و بشرت با على

بقيه حاشيه:
كتاب الله ولا يكون من المرتابين و من لم يبال امتثال اوامره و انتهاء نواهيه فما آمن به وما كان من المومنين۔ وقد اتفق الاولياء كلهم على ان لله تعالىٰ مخاطبات و مكالمات بالمحدثين۔ كما قال سيدى و حبيبى الشيخ

اے میرے بھائی! دیکھ کہ کس طرح اندھیرے، ظلم اور سیاہی نے لوگوں کو گھیر لیا ہے۔ اور ہم ہر طرف سے انواع و اقسام کی بھونکنے کی آوازوں سے ڈرائے جاتے ہیں اور ہمارے رونے اور ماتم کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ ہمارے اوپر ایسی ذلت ماری گئی جس نے سب کچھ لوٹ لیا۔ اور کفار ہم پر جڑ سے اکھیڑ دینے والی ہلاکت کیساتھ ٹوٹ پڑے ہیں۔ تقویٰ اور اصلاح کے آثار مٹ گئے۔ ہمارے اوپر اتنے مصائب ڈالے گئے کہ اگر وہ مصائب پہاڑوں پر ڈالے جاتے تو وہ ان کو ریزہ ریزہ کر دیتے اور ان کو لشکر جرار کی طرح تباہ کر دیتے۔ زمین شرک اور جھوٹ اور قبیح اعمال سے بھر گئی ہے اور تُو دیکھتا ہے کہ بدبختوں کی صفیں آمنے سامنے آ گئیں ہیں۔

میں ان دنوں اسلام کی کمزوری پر اس طرح روتا تھا جس طرح دردزہ والی عورت روتی ہے۔ ادھر مجھے تباہی کے راستے سامنے دکھائی دیتے تھے اور ادھر میں اللہ تعالیٰ کی مدد کی طرف دیکھتا تھا۔ پس اس کی عنایات سامنے آ گئیں اور

بقیہ حاشیہ:
رکھتا ہے تو وہ کتاب اللہ کے بیان کے بعد نہ تو تردد کرے گا اور نہ ہی وہ شک کرنے والوں میں سے ہوگا۔ جو کوئی اس کے حکموں کو بجالانے کی پراوہ نہیں کرتا اور اس کے نواہی سے نہیں رکتا تو وہ اس پر ایمان نہیں لایا اور نہ ہی وہ مومنوں میں سے ہے۔ یقیناً تمام اولیاء کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ محدثین سے مکالمات و مخاطبات کرتا ہے جیسا کہ میرے بزرگ

مـراتـب الالهـام واصفٰی کـاس المـدام کـمـا تبشـرالـحامل عند مـخـاضهـا بـالـغلام فصرت من الـمسـرورين- فـامـرتِ ان افـرق خيري عـلـى رفـقتـي و كـان علی اللّٰہ ثـقتـي فـكـفروني ولعنوا وسبوا واضـروابـي الـخـطـوب والبوار اوذيـت مـن السـنة الـقـاطـنين والمتغربين-

ورأيـت اكـثرالـعـلماء اسارى فـي ايـدى انـفسهـم واهـواء هـم ورأيتهـم كـغـلام عـليـه سمل و فی مشيـه قـزل و فـي اٰذانـه و قرٌ و علٰی عينـه غشـاوـة و فـی قلبه مرض وهو كـلّ عـلـى مـولاه وليس فيـه خير يسيّـرالـمشتـرين- يظهـرون علی الاخوان شباء ة اعتداء ہم و ينسون

بقيه حاشيه:
عبدالـقادرالجيلانی رضی اللہ عنه فی كتابه الـفتـوح تـعـليما للسالكين- ومن ملخصات كـلامـه انه قال ان لاهل اللہ علامات يُعرفون بها فمنها الخوارق والكشوف و

اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کی ہوا چل پڑی اور اس نے مجھے الہام کے اعلیٰ مراتب کی خوشخبری دی۔ اور مجھے ایسی خالص شراب کا پیالہ پلایا گیا کہ جس کے پینے سے میں ایسا مسرور ہو گیا جیسا کہ حاملہ کو اس کے دردزہ کے دوران لڑکے کی خوشخبری دی جائے۔ پس مجھے حکم دیا گیا کہ میں اپنی خیر کو دوستوں میں تقسیم کروں۔ تب میں نے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کام کا آغاز کر دیا۔ اس وجہ سے انہوں نے میری تکفیر کی اور مجھ پر لعنت کی اور مجھے گالیاں دیں اور میرے ساتھ مصیبتیں اور ہلاکتیں چمٹا دیں۔ اور مجھے مقامی اور غیر ملکی لوگوں کی زبانوں سے تکلیف پہنچائی گئی۔

میں نے دیکھا کہ اکثر علماء اپنے نفسوں اور خواہشوں کے قیدی ہیں۔ اور تُو دیکھتا ہے کہ وہ اس بچے کی مانند ہیں جس پر پرانی چادر ہے اور اس کی چال میں بھی لنگڑاپن ہے۔ اور اس کے کانوں میں بوجھ ہے اور اس کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ اور اس کے دل میں بیماری ہے۔ یہ علماء اپنے مولا پر بوجھ ہیں۔ اور ان میں کوئی ایسی اچھائی نہیں جو کہ خریدنے

بقیہ حاشیہ:
اور دوست شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنی کتاب ''فتوح الغیب'' میں اپنے مریدوں کو تعلیم دیتے ہوئے کہتے ہیں۔ ان کے کلام کا خلاصہ یہ ہے: وہ فرماتے ہیں کہ اہل اللہ کی خاص علامات ہوتی ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ ان میں خوارق، کشوف اور اللہ تعالیٰ کے مکالمات ہیں۔

صولة اعداء هم وارى قلوبهم مائلة الى الصِلات لا الى الصلوة و يستعجلون للاستهداء لا للاستهداء ويوثرون ثوب الخيلاء على ثواب مواساة الاخلاء و يابرون اخوانهم كالعقارب ولو كانوا من الاقارب۔ لا يخافون رب الارباب ولا يتقونه في اساليب الاكتساب و يسعون الى باب الامراء و ينسون حضرت الكبرياء ثم يكفرون اخوانهم و يحسبون انهم من المحسنين۔ والذين يوثرون الله على نفوسهم واعراضهم واموالهم لايضرهم اكفار المكفرين ولا تكذيب

بقيه حاشيه:
مكالمات الله تعالىٰ و خوف الله و خشيته و ايثاره على غيره و كلما يحب للمتقين و قال اذا مت عن الخلق قيل لك رحمك الله و أماتك عن ارادتك و مُناك واذا مت عن الارادة و مناك قيل لك رحمك الله ـ واحياك

والوں کو خوش کرتی ہو۔ اور وہ اپنے بھائیوں پر تو دشمنی کی تیز دھار تلوار کو نکالتے ہیں مگر اپنے دشمن کے حملے کو بھول جاتے ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل نماز کے بجائے تحفوں کی طرف مائل ہیں۔ اور وہ بجائے ہدایت کے تحائف لینے کی طرف جلدی کرتے ہیں۔ اور وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی کر کے حاصل ہونے والے ثواب پر تکبر کے کپڑوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ اپنے بھائیوں کو بچھو کی طرح ڈنگ مارتے ہیں خواہ وہ ان کے اقارب ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ اپنے رب ارباب سے نہیں ڈرتے ہیں۔ اور نہ ہی کمانے کے طریقوں میں اس کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ وہ امراء کے دروازوں کی طرف بھاگ کر جاتے ہیں اور اپنے بڑائی والے خدا کو بھول جاتے ہیں۔ پھر اپنے بھائیوں کی تکفیر کرتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ نیکوں میں سے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو اپنی جانوں، اپنی خواہشوں اور اپنے مالوں پر اللہ کو ترجیح دیتے ہیں تو نہ تو انہیں تکفیر

بقیہ حاشیہ:
اور اللہ کا خوف، اس کی خشیت اور اس کے لئے ہر قربانی دینا ہے۔ اور ہر وہ چیز کرنا جو متقیوں کے لئے کرنا واجب ہے۔ پھر فرماتے ہیں: جب تُو دنیا والوں سے کٹ جائے گا تو لوگ کہیں گے اللہ تجھ پر رحم کرے اور تجھ سے تیرے ارادے اور آرزوئیں ختم کر دے۔ اور جب تیرے سفلی ارادے اور آرزوئیں مر جائیں گی تو تیرے لئے کہا جائے گا کہ اللہ تجھ پر رحم کرے۔ اور تجھے ایک نئی زندگی بخش دی

المكذبين- أليس الله بكاف عبده؟ و من يصافي مثله بالمصافين- سبقت رحمته حسنات العالمين ولا يضيع فضله سعي المجاهدين-

ايها الاخ المكرم ارفق فان الرفق راس الخيرات و من علامات الصالحين- و عليك ان تعرض عليّ شبهاتك لكي اعطيك ما فاتك و ستجيدني انشاء الله صديقاً صادقا ورفيق الطريق كالخادمين- و قد اعطاني الله من لدنه قوة فاذرء بها عن قلوب الناس شبهة و فتح عليّ ابواب تعليم الخلق واتمام الحجة واراءة الحق واني من فضله لمن المؤيدين- ولكن الذين لا يبتغون الحق فهم لا يعرفونني و قد رؤا آيات من الله تعالى ثم هم من

بقيه حاشه:

فكنت من المرحومين- فحينئذ تُحيى حيواة لا موت بعدها و تغنى غناءً لا فقر بعده و تعطى عطاءً لا منع بعده و تراح براحة لا شقاء بعدها و تنعم بنعيم لا بوس بعده و تعلم علما لا جهل بعده و تومن امنا لا تخاف

کرنے والوں کی تکفیر اور نہ جھٹلانے والوں کا جھٹلانا نقصان پہنچاتا ہے۔ کیا اللہ اپنے بندوں کے لئے کافی نہیں۔ خدا کی مانند اپنے مخلصین سے کون مخلصانہ تعلق رکھتا ہے۔ اس کی رحمت نیکی کرنے والوں کی نیکی کے درجہ سے بڑھ کر ہے اور اس کا فضل کوشش کرنے والوں کی کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔

اے مکرم بھائی! نرمی اختیار کر بے شک نرمی نیکیوں کی سردار ہے اور نیکوں کی علامات میں سے ہے۔ اور تجھ پر لازم ہے کہ تُو اپنے شبہات کو مجھ پر پیش کرتا کہ میں تجھے وہ عطا کروں جو تجھ سے کھو گیا ہے۔ اور اگر اللہ نے چاہا تو تُو مجھے ضرور سچا دوست اور خادموں کی طرح راستے کا بہترین ساتھی پائے گا۔ یقیناً اللہ نے مجھے اپنی طرف سے ایسی قوت عطا کی ہے جس سے لوگوں کے دلوں میں سے شبہات کو دور کرتا ہوں اور مجھ پر مخلوق کی تعلیم کے، اتمام حجت کے اور حق ظاہر کرنے کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور اس کے فضل سے میں تائید یافتہ ہوں۔ لیکن وہ لوگ جو حق

بقیہ حاشیہ:

جائے گی۔ اور تُو ان میں سے ہو جائے گا جن پر رحم کیا جاتا ہے۔ پس اس وقت تجھے ایسی حیات جاودانی عطا کی جائے گی جس کے بعد موت نہیں۔ اور تجھے ایسی دولت دی جائے گی جس کے بعد کوئی غربت نہیں۔ تجھے وہ عطا ملے گی جس کو کوئی نہیں روک سکے گا۔ اور تجھے ایسی راحت ملے گی جس کے بعد کوئی شقاوت نہیں۔ تجھ پر ایسی نعمتیں نازل ہوں گی جن کے بعد کوئی تنگی نہیں۔ اور تجھے وہ علم دیا جائے گا

المنكرين۔ يصولون و يسبون و يحملقون و كادوا يتميزون من الغيظ ولا يفكرون كالمستر شدين۔ ووالله اني صادق ولست من المفترين۔ ووالله اني لست خاطب الدنيا الدينة و جيفتها فيا حسرة على الظانين ظن السوء و يا حسرة على المسرفين۔

انما مثلي كمثل رجل أثر حبًّا على كل شئ و تبتل اليه و سعٰى فى ميادين الاقتراب واقتعد للقائه غارب الاغتراب و ترك تراب الوطن و صحبة الاتراب و قصد مدينة حبيبه و ذهب و ترك لحبه البيت والفضة والذهب و

بقيه حاشيه:
بعده و تسعد فلاتشقي و تعز فلا تذل و تقرب فلا تبعد و ترفع فلا توضع و تعظم فلا تحقر و تطهر فلا تدنّس و نجاك الله و طهرك من ادناس طرق الفاسقين۔ فيتحقق فيك الأماني و تصدق فيك الاقاويل فتكون كبريتاً

کے متلاشی نہیں وہ مجھے نہیں پہچانتے اور یقیناً انہوں نے اللہ کے نشانات دیکھے ہیں باایں ہمہ وہ منکرین میں سے ہیں۔ وہ مجھ پر حملہ کرتے ہیں اور مجھے گالیاں دیتے ہیں اور مجھ پر آنکھیں نکالتے ہیں اور قریب تھا کہ وہ غیض وغضب سے پھٹ جائیں کیونکہ وہ ہدایت حاصل کرنے والوں کی طرح فکر نہیں کرتے۔ اللہ گواہ ہے کہ میں سچا ہوں اور جھوٹوں میں سے نہیں ہوں۔ اللہ کی قسم میں حقیر دنیا اور اس کے مردار کو سمیٹنے والا نہیں ہوں۔ ہائے افسوس ان سوءِ ظن رکھنے والوں پر اور حسرت ہے اسراف کرنے والوں پر۔

میری مثال اس شخص کی مثال ہے جس نے اپنے محبوب خدا کو ہر چیز پر ترجیح دی۔ اور اس کی طرف پوری طرح جھک گیا۔ جس نے قرب کے میدانوں میں کوشش کی اور اس کی (اللہ) ملاقات کے لئے اونٹ کی کوہان پر بیٹھ کر سفر پر نکل پڑا۔ اور اس کے وصال کے لئے اپنے وطن کی مٹی اور دوستوں کی صحبت کو چھوڑ دیا۔ اور اپنے محبوب (اللہ) کے شہر کا قصد کرلیا

بقیہ حاشیہ:
جس کے بعد کوئی جہالت نہیں۔ تجھے ایسا امن دیا جائے گا جس کے بعد کوئی خوف نہیں۔ اور تجھے سعادت ملے گی نہ کہ شقاوت۔ تجھے عزت دی جائے گی نہ کہ ذلت اور تجھے قرب ملے گا نہ کہ دُوری۔ تو اٹھایا جائے گا نہ کہ گرایا جائے گا۔ تجھے عزت دی جائے گی اور تیری تحقیر نہیں ہوگی۔ تجھے پاک کیا جائے گا اور ناپاکی تیرے قریب بھی نہیں آئے گی۔ اللہ تجھے نجات دے گا اور تجھے نافرمانوں کے راستوں کی

ترك النفس لمحبوبه حتی صار کالفانین و بعزة الله و جلاله انی اٰثرت وجه ربی علیٰ کل وجه و بابه علی کل باب ورضآء ہ علی کل رضاء و بعزته انه معی فی کل وقتی وانا معه فی کل حین۔ و اٰثرت دولة الدین و هی تکفینی ولو لم یکن حبةلتجهیزی و تکفيني وانی منعم مع یدالاسلاق وفارغ من الانفس ولآفاق و شغفنی ربی حبًّاواشرب فی قلبی وجهه وانا منه بمنزلة لا یعلمها احد من العالمین۔ ایهاالعزیز! کان بعض الاسرار فی اوائل الزمان مستورًا و کذلك کان قدرا مقدورًا ثم فی زما

بقیه حاشیه:

احمر فلا تکاد تریٰ و عزیز فلا تماثل و فریدا فلا تشارك و وحیدا فلا تجانس و تکون عند ربك من اهل السماء لا من اهل الارضین۔ فردَ الفرد و ترالو ترغیب الغیب سرالسر فحینئذ تکون وارث کل

اور نکل کھڑا ہوا اور اس کی محبت کی خاطر اپنا گھر اور سونا چاندی تک چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ اپنے محبوب کی خاطر اپنا نفس بھی مٹا ڈالا۔ حتّٰی کہ فنا ہونے والوں میں سے ہو گیا۔ اللہ اور اس کے جلال کی قسم کہ میں نے تمام چیزوں پر اپنے رب کے چہرے کو اور تمام دروازوں پر اس کے دروازے کو اور تمام رضاؤں پر اس کی رضا کو ترجیح دی۔ اور اس کے جلال کی قسم کہ وہ ہر وقت میرے ساتھ ہے میں ہر لحہ اس کے ساتھ ہوں۔ میں نے دین کی دولت کو ترجیح دی اور یہ میرے لئے کافی ہے اگر چہ میرے پاس تجہیز و تکفین کے لئے ایک دانہ بھی نہ ہو (یعنی میرے پاس کچھ بھی نہ رہے۔) میں خالی ہاتھ بھی انعامات یافتہ ہوں اور اپنے نفس اور اردگرد کی تمام (چیزوں سے) سے بالکل لاتعلق ہوں۔ اور اللہ نے اپنی محبت میں مجھے مشغول کر رکھا ہے اور میرے دل میں اس کی محبت کا پیالہ پلایا گیا (اس کی رضا کا چہرہ۔) اور مجھے اس کے ساتھ وہ نسبت ہے جس کو پورے جہانوں میں سے کوئی بھی نہیں جانتا۔ اے میرے عزیز! پہلے زمانے میں کچھ راز پوشیدہ

بقیہ حاشیہ:

ناپاکیوں سے بچائے گا۔ تیرے لئے تیری اُمیدیں پوری کی جائیں گی اور تیرے اقوال کو تیرے لئے سچا کیا جائے گا۔ پس تُو خالص سونا ہو جائے گا۔ اور تُو لوگوں کو نظر نہیں آئے گا۔ تُو ایسا غالب ہو گا کہ تیری مثال نہیں ہو گی۔ اور تُو اکیلا ہو گا جس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہو گا۔ تیرا ہم جنس اور کوئی نہیں ہو گا۔ اپنے رب کے نزدیک تُو آسمان والوں میں سے ہو گا نہ کہ زمین والوں میں سے۔ تُو اکیلا اور واحد

تـنـاتبيّـن الـقـضـاء و برح الخفاء و ظهر خطآء العاسفين۔

وكـذالك فـعـل ربـنـا ليقم الـمتكبرين من علماء السوء وليظهر قـدرتـه عـلى رغم انف المتعصبين۔ وان مثل نزول المسيح كمثل نزول آيـليا قد وعدالله لنزوله ثم جاء يحيٰى مـقـامـه ان فـي ذالك لهـدى لـلـمتفكرين۔ وان كـنـت لا تعلم فـاسئـل اليهود والـنـصـارى و قد تـواتـرت هـذه الـقـصة عـند هـم وما اختلف فيها اثنان ففتش ولا تكن من المتقاعسين۔

ايهـا الاخ الـعـزيز! ان قصة ايليا من الـمتـواترات القطعية اليقينية في اهـل الـكـتـاب و كشف الله تـلك الحقيقة على انبياء هم فبهداهم اقتده

بقيه حاشيه؛

رسول و نبی و صدیق فتعطى كلما أعطوا من الانـوار والاسرار والبـركـات والمخاطبات والوحي والمكالمات وغيرها من آيات رب العالمين۔ وبك تختم الولاية واليك تـصـدر الابـدال وبك تـنـكـشف الكروب و بك

تھے اور یہی اللہ کا فیصلہ تھا (یعنی کہ وہ چھپے رہیں) پھر ہمارے زمانے میں وہ فیصلے ظاہر ہو گئے اور پوشیدہ راز سامنے آ گئے۔ اور ظالموں کی خطا ظاہر ہو گئی۔

ہمارے رب نے یہ سب کچھ اس لئے کیا تا کہ علماء سو میں سے متکبر علماء کی بیخ کنی کرے تا کہ متعصبوں کو شرمندہ کرنے کے لئے اپنی قدرت ظاہر کرے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ نزول مسیح کی مثال نزول ایلیا کی طرح ہے جیسا کہ اللہ نے ان کے نزول کا وعدہ کیا تھا، پھر ان کی جگہ یحیٰی آ گئے۔ بے شک اس میں فکر کرنے والوں کے لئے ہدایت ہے۔ اور اگر تجھے اس کے بارے میں علم نہیں ہے تو یہود و نصاریٰ سے دریافت کر کیونکہ یہ قصہ ان کے ہاں بہت مشہور ہے۔ اور اس میں کسی دو کا بھی اختلاف نہیں۔ پس تو تفتیش کر اور اکڑ بازوں میں نہ ہو۔

اے عزیز بھائی! ایلیا کا قصہ قطعی اور یقینی تواتر کے ساتھ اہل کتاب میں موجود ہے

بقیہ حاشیہ:

ہی ہو گا۔ اور غیب کا غیب تُو ہی ہو گا۔ نہاں در نہاں تُو ہی ہو گا۔ پس اس وقت تُو تمام انبیاء اور رسولوں اور صدیقوں کا وارث ہو جائے گا۔ اور تجھے وہ سب کچھ عطا کیا جائے گا جو ان کو انوار اور اسرار اور برکات اور مخاطبات اور وحی اور مکالمات اور ان کے علاوہ رب العالمین کے نشانات عطا کئے گئے تھے۔ تیرے ساتھ ولایت ختم کی جائے گی۔ اور ابدال تیری طرف رجوع کریں گے۔ تیری وجہ سے کرب دُور

ولا تكن من المبدعين۔ ثم اعلم اننا قد اعتصمنا و تمسكنا بمثال قد اتجلى من قبل ولا مثال لكم فاي فريق احق بالامن فلا تجترؤا على المحدثات واسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون سنن الله ان كنتم من الطالبين۔ وانا ارينا كم سنة الله في الذين خلوا من قبلكم وما بينتم من سنة على دعوكم ولن تجدوالسنن الله تبديلا فلا تخالفوا كالمجترئين۔

و انتم تعلمون ان الله قد رد على اقوالكم في كتابه و ذكر موت المسيح بلفظ التوفى كما ذكر موت نبينا بذلك اللفظ فانتم تؤولون ذلك اللفظ في المسيح

بقيه حاشيه:
تسقى الغيوث و بك تنبت الزروع و بك تُدفع البلايا و المحن من الخالص والعام واهل الثغور والراعي والرعايا والائمة والأمّة وسائر البرايا فتكون شحنة البلاد والعباد ومن المامورين فينطلق اليك الا رجل بالسيعى و

اور اللہ نے اس کی حقیقت اپنے انبیاء پر کھولی ہے پس تو انبیاء کی ہدایت کی پیروی کر اور ہلاک ہونے والوں میں سے نہ ہو۔ پھر جان لے کہ ہم نے ماضی کی ایک روشن مثال کو اپنے عقیدہ کی بنا بنایا ہے لیکن تمھارے پاس اس کے بالمقابل کوئی مثال نہیں۔ تو پھر بتا کہ کون سا فریق امن کا زیادہ حقدار ہے۔ اس لئے بدعات پر جرأت نہ کر۔ اگر تم اللہ کی سنت کو نہیں جانتے اور طالب حق ہو تو اہل ذکر سے پوچھ۔ ہم نے تمہیں اللہ کی سنت تم سے پہلے گذرے ہوئے لوگوں میں دکھائی ہے اور تم اپنے دعویٰ کے حق میں کوئی سنت اللہ بیان نہیں کر سکے۔ یقیناً تُو اللہ کی سنت میں ہرگز تبدیلی نہیں پائے گا۔ پس جرأت کرنے والوں کی طرح مخالفت نہ کر۔

اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ اللہ نے تمہارے اقوال کو اپنی کتاب میں رد کر دیا ہے۔ اس نے حضرت عیسیٰؑ کی موت کا ذکر لفظ توفی سے کیا اور اسی لفظ سے ہمارے نبی کریمؐ کی

بقیہ حاشیہ:
کئے جائیں گے۔ تیری وجہ سے پیاسوں کو پلایا جائے گا۔ تیری وجہ سے کھیتی اُگے گی۔ تیری وجہ سے عام و خاص سے اور سرحدوں کے محافظوں اور بادشاہوں اور رعایا اور آئمہ اور امت اور تمام مخلوق کی بلائیں اور تکلیفیں دُور کی جائیں گی۔ تُو ملکوں اور بندوں کا رکھوالا ہو جائے گا اور ماموروں میں سے ہو جائے گا۔ پس تیرے پاس لوگ پاؤں کے بل سفر کر کے آئیں گے اور ہاتھوں سے خرچ کر کے

واما فی سیدنا فلا توؤلونه فتلك اذا قسمة ضیزی و خیانة فی دین الله ولكنكم لا تتقونه ولا تجیبون تدبراً بل تذرقون كطائر في وقت طيرانه ولا تنزلون لتصفيةٍ ولا تخافون حبض قياس الصادقين- و ان كنتم على حق مبين فلم لاتاتونني بآية شاهدة علىٰ حيوة المسيح و نزوله و على سنة خلت من قبل و كيف نقبل بدعاتكم التي تخالف كتاب الله و سنن رسوله و سنن الصادقين الذين خلوا من قبل انقبل قولكم و نذر قول اصدق المعلمين؟ فايهاالشيخ الصالح! لا تكذبوا آيات الله ولا تغمظو انعمه بعد نزولها ولا

بقیه حاشیه:
والترحال والا یدی بالبذل والعطاء والخدمة باذن خالق الاشیاء فی سائرالاحوال والالن بالذکرالطیب والحمد والثناء فی جمیع المحال ولا یختلف الیك اثنان من اهل الایمان و تهوي اليك افئدة من العلماء والأميين۔

موت کا ذکر بھی کیا ہے۔تم مسیحؑ کے بارے میں تو اس لفظ کی تاویل کرتے ہو۔مگر ہمارے سید و مولا رسول کریم ﷺ کے بارے میں اس کی تاویل نہیں کرتے۔ یہ تو ظالمانہ تقسیم ہے اور اللہ کے دین میں خیانت ہے۔ نہ تو تم اس کا تقویٰ کرتے ہو اور نہ ہی غور و فکر سے اس کا جواب دیتے ہو۔ بلکہ تمہاری حالت اس پرندے کی طرح ہے جو اپنی پرواز کے وقت بیٹھ کرنے لگ جاتا ہے۔ نہ ہی تم کسی فیصلے کے لئے میدان میں اترتے ہو۔اور نہ ہی صادقوں کی کمان کی آواز سے ڈرتے ہو۔اگر تم کھلے حق پر ہوتو پھر میرے پاس کیوں کوئی کھلی آیت حیاۃ عیسیٰؑ اور اس کے نزول اور اس سے پہلے گذری ہوئی سنت پر گواہ کے طور پر پیش نہیں کرتے۔ ہم کس طرح تمہاری بدعات قبول کرلیں جو کہ کتاب اللہ اور سنت رسولؐ اور پہلے گذرے ہوئے صادقین کی سنت کے خلاف ہیں۔کیا ہم تمہارے قول کو قبول کریں؟ اور سب سے بڑھ کر سچے معلم (حضرت محمد ﷺ) کے قول کو چھوڑ

بقیہ حاشیہ:
اور عطاء سے اور خدمت کی نیت سے خالق کُل کے حکم سے ہر حال میں آئیں گے۔ زبانیں تیرا پاک ذکر کریں گی اور حمد و ثناء تمام حالتوں میں ان سے جاری ہوگی۔ اہل ایمان میں سے کوئی دو بھی تیرے بارے میں اختلاف نہیں کریں گے۔ اور علماء اور امیوں کے دل تیری طرف جھک جائیں گے۔

تزد هوا المامورين۔ و ان الذين ينورون من نور ربهم لا يخافون احدًا الا الله فلا تسمّ احدا منهم وجلاً ولا خجلا ولا تبار زالله ولا تجترء على رب السموات والارض ولا تقف ظنونًا لا تعلم حقيقتها و ان الظن لا يغني من الحق شيئا فيظهر الحق و تكون من المتندّمين۔ ان اك كاذبا فعلي و بال كذبي و ان اك صادقا فالله يعينني و ينصرني و يرى الخلق صدقي و نوري والله لا يضيع عباده الصادقين۔

و قد كُفِرّ مثلي كثير من الاوليآء والاقطاب والائمة فبعضهم صلبوا وقتلوا و بعضهم

دیں۔ اے نیک بزرگ! اللہ کی آیات کو مت جھٹلا اور اس کی نعمت کے نزول کے بعد اس کی ناشکری مت کر اور ماموروں کی تحقیر مت کر۔ کیونکہ وہ لوگ جو اپنے رب کے نور سے منور ہوتے ہیں وہ سوائے اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتے۔ پس تم ان میں سے کسی کو بھی برے نام مثلاً ڈرپوک یا شرمندہ سے مت پکار۔ اللہ سے لڑائی مت کر۔ خبردار آسمانوں اور زمینوں کے رب پر جرأت مت کر۔ ان ظنوں کی پیروی مت کر جن کی حقیقت تُو نہیں جانتا۔ کیونکہ ظن حق کے مقابل کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ جان لے حق ظاہر ہو کر رہے گا۔ اور تو اس وقت نادم ہو کر رہ جائے گا۔ اگر میں کاذب ہوں تو میرے جھوٹ کا وبال بھی میرے پر ہے۔ اور اگر میں صادق ہوں تو اللہ میری مدد اور نصرت فرمائے گا اور مخلوق کو میری سچائی اور میرا نُور دکھائے گا۔ کیونکہ اللہ اپنے سچے بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔

یقیناً میری طرح دوسرے بے شمار اولیاء، اقطاب، اور آئمہ کی تکفیر کی گئی بلکہ ان میں سے

بقيه حاشيه :

و يدعوك لسان الا زل و يعلمك رب الملك ويكسوك انواراً منه والحُلل و ينز لك منازل من سلف من اولى العلم الاول من الانبياء والصديقين فحينئذٍ يضاف اليك التكوين و خرق العادات فيرىٰ ذلك منك فى ظاهر

بقیہ حاشیہ:

اور ازلی خدا کی زبان تمہیں پکارے گی۔ اور تیرا بادشاہ رب تجھے سکھائے گا اور اپنی طرف سے تجھے انوار کا جُبہ پہنائے گا۔ اور تجھے گذرے ہوئے اولی العلم اور اول الانبیاء اور صدیقوں کی منازل پر پہنچائے گا۔ تب تیری طرف کــن فیکون کی صدا اور خارق عادت امور منسوب کئے جائیں گے۔ ظاہر عقل والا اور حکم والا یہ سب کچھ تجھ سے ظاہر ہوتا دیکھے گا۔

اخرجوا من اوطانهم وديارهم واوذوا حتى جاء هم نصر الله فما اضيعوا وما خُيّبوا وزادهم الله بركة وعزة وجعل كثيرا من افئدة تهوى اليهم و بلغ آثار بركاتهم الى قرن اٰخرين۔ وكذلك بشرني ربي وقال اني ساوتيك بركة☆ و أُجلي انوارها حتى يتبرك بثيابك الملوك والسلاطين۔ وقال اني مهين من اراداهانتك وانا كفيناك المستهزئين۔ يااحمد بارك الله فيك ما رميت اذ رميت ولكن الله رمي لتنذر قوما ما انذر اٰباء هم ولتستبين سبيل المجرمين۔

بقیہ حاشیہ:
العقل والحكم وهو فعل الله وارادته حقا في العلم فتدخل حينئذٍ في قوم موجع و في زمرة المنكسرين۔ الذين انكسرت قلوبهم و كسرت ارادتهم البشرية و ازيلت شهواتهم الطبيعة فاستونفت لهم ارادة ربانية

بعض صلیب دیئے گئے اور بعض قتل کیے گئے۔ بعض اپنے وطنوں اور گھروں سے نکالے گئے اور سخت تکلیف دیئے گئے یہاں تک کہ اللہ کی مدد آ گئی۔ پس نہ وہ ضائع کیے گئے اور نہ ہی ناکام ہوئے۔ اللہ نے ان کو برکت اور عزت میں بڑھایا۔ اور بہت سے دلوں کو ان کی طرف مائل کیا۔ اور ان کی برکتوں کے آثار دوسری صدیوں تک بھی پہنچے۔ اسی طرح میرے رب نے مجھے خوشخبری دی اور کہا کہ میں ضرور تجھے برکت☆ اور روشن انوار دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ اور حکمران تیرے کپڑوں سے برکت پائیں گے۔ اور اللہ نے مجھ پر یہ الہامات القا کئے کہ میں اس کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت کا ارادہ کرے گا۔ تم ٹھٹھہ کرنے والوں کے لئے ہم ہی کافی ہیں۔ اے احمد اللہ نے تجھ میں برکت رکھی۔ اور تو نے نہیں پھینکیں (کنکریاں) جب تو نے پھینکیں بلکہ اللہ نے پھینکیں (یعنی تمہارا کام میرا ہی کام ہے) تا کہ تو اس قوم کو ڈرائے جس کے آباؤ اجداد نہیں ڈرائے گئے یہ

بقیہ حاشیہ:
لیکن اصل میں وہ اللہ سچے علم والے کا فعل اور اس کا ارادہ ہو گا۔ تو اللہ کے لئے درد رکھنے والا ہو جائے گا۔ اور عاجزوں کے گروہ میں آ جائے گا۔ جن لوگوں کے دل انکساری کرتے ہیں اور اپنے انسانی ارادے توڑ دیتے ہیں اور ان کی جسمانی شہوات زائل ہو جاتی ہیں تو پھر ان کے لئے نئے سرے سے ربانی ارادے اور ان کی نئی مقررہ ربانی خواہشات سامنے آتی ہیں۔

قل انی امرت وانا اول المؤمنین۔ قل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا کل برکة من محمد ﷺ فتبارك من علم و تعلم وقل ان افتریته فعلي اجرامی ویمکرون ویمکر اللّٰہ واللّٰہ خیرالماکرین۔ ھوالذی ارسل رسوله بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کله لا مبدل لکلمات اللّٰہ۔انی معك فکن معیی اینما کنت۔ کن مع اللّٰہ حیثما کنت۔ اینما تولوا فثم وجه اللّٰہ کنتم خیر امة اخرجت للناس و فخرا للمؤمنین۔ ولا تئیس من روح اللّٰہ الا ان روح اللّٰہ

اس لئے تا کہ مجرموں کا راستہ واضح ہو جائے۔ کہہ دے کہ میں خدا کا مامور ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔ کہہ حق آ گیا اور باطل چلا گیا بے شک باطل مٹنے ہی والا تھا۔ تمام برکتیں محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہیں۔ بابرکت ہے جس نے سکھایا اور جس نے سیکھا۔ کہہ کہ اگر یہ میں نے افتراء کیا ہے تو اس کا جرم مجھ پر ہے۔ اور وہ حق کو مٹانے کی تدبیریں کرتے ہیں اور اللہ بھی بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے۔ اللہ کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ بے شک میں تیرے ساتھ ہوں پس تُو میرے ساتھ ہو جا جہاں بھی تُو ہو۔ اللہ کے ساتھ ہو جہاں سے بھی تُو نکلے۔ جس طرف تم منہ پھیرو گے تم اللہ کے چہرے کو اسی طرف پاؤ گے۔ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کی اصلاح کے لئے کھڑی کی گئی ہو اور مومنوں کا فخر ہو۔ اللہ کی رحمت سے مایوس

بقیه حاشیه:

و شهوات و ظیفیة و کانوا من المبدلین۔ و یکشف للاولیاء والابدال من افعال اللّٰہ ما یھبر العقول و یخرق العادات والرسوم و یکلمھم اللّٰہ تعالی بالکلام اللذیذ و الحدیث الانیس والبشارة بالمواھب الجسام و

بقیہ حاشیہ:

اور وہ ابدالوں میں سے ہو جاتے ہیں۔ اللہ کی طرف سے ایسے افعال اولیاء کے لئے ظاہر ہوتے ہیں جو عقلوں کو حیران کر دیتے ہیں۔ اور خارق عادت اور اعلیٰ اقدار ان سے ظاہر ہوتی ہیں۔ اللہ ان سے لذیذ کلام کے ساتھ باتیں کرتا ہے۔ اور محبت والی باتوں سے ان سے مخاطب ہوتا ہے۔ اور ان کو جسمانی عطیات کی اور روحانی اعلیٰ منازل کی بشارت دی جاتی ہے۔

قريب۔ الا ان نصراللہ قريب ياتيك من كل فج عميق۔ ينصرك اللہ من عنده۔ ينصرك رجال نوحى اليهم من السماء لا مبدّل لكلمات اللہ وانك اليوم لدينا مكين امين وقالوا ان هذا الا اختلاق قل اللہ ثم ذرهم فى خوضهم يلعبون۔ و من اظلم ممن افترىٰ على اللہ كذبا و ان عليك رحمتى فى الدنيا والدين۔ و انك لمن المنصورين۔ بُشرى لك يا احمدى انت مرادى و معى غرست كرامتك بيدى اكان للناس عجبا۔ قل هواللہ عجيب يجتبى من يشاء من

بقيه حاشيه:
المنازل العالية والقرب منه مما سيئول امرهم اليه وجف به القلم من اقسامهم فى سابق الدهور فضلاً منه و رحمة و اثباتا منه لهم فى الدنيا الٰى بلوغ الاجل وهوالوقت المقدر لهم من ارحم الراحمين۔ وقال اللہ

مت ہو۔ سنو! بے شک اللہ کی رحمت قریب ہے۔ سنو! اللہ کی نصرت قریب ہے۔ تیرے پاس ہر دور دراز کونے سے لوگ آئیں گے۔ اللہ تیری اپنی طرف سے مدد کرے گا۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے۔ جن کی طرف اللہ آسمان سے وحی کرتا ہے۔ اللہ کے کلمات کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ اور بے شک تُو آج کے دن ہمارے پاس عزت والی جگہ پر ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ کچھ نہیں مگر من گھڑت باتیں۔ کہہ اللہ میرے لئے کافی ہے۔ پھر انہیں ان کے لہو و لہب میں چھوڑ دے۔ اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے۔ تجھ پر دین و دنیا میں میری رحمت ہے۔ بے شک تُو نصرت یافتہ ہے۔ تیرے لئے خوشخبری ہے اے میرے احمد تُو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری بزرگی کا پودا اپنے ہاتھ سے لگایا ہے کیا یہ لوگوں کے لئے عجیب بات ہے۔ کہہ! وہ اللہ عجیب قدرتوں والا ہے۔ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے۔ جو کچھ خدا کرتا

بقیہ حاشیہ:
اللہ کا قرب ان کو عطا کیا جاتا ہے۔ اور ان کے تمام امور اللہ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔ یہ طے شدہ امر ہے کہ ان جیسے لوگ پہلے زمانوں میں بھی گذرے ہیں جنہیں یہ مقام حاصل رہا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے اور رحمت ہے۔ اللہ کی طرف سے ان کو دنیا میں آخر دم تک ثابت قدم کیا جاتا ہے اس وقت تک جو ان کے لئے ارحم الرحمین کی طرف سے مقدر کیا گیا ہے۔

عبادہ۔ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون۔ وتلک الایام نداولھا بین الناس واذا نصراللہ المومن جعل لہ الحاسدین۔ تلطف بالناس و ترحم علیھم انت فیھم بمنزلۃ موسٰی فاصبر علی جور الجائرین۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ الفتنۃ ھنافاصبر کما صبرا ولوالعزم الا انھا فتنۃ من اللہ لیحب حُبًّا جما و فی اللہ اجرک و یرضی عنک ربک ویتم اسمک وان یتخذونک الا ھزوًا قل انی من الصادقین۔فانتظروا اٰیاتی

ہے اس سے سوال نہیں کیا جا سکتا۔لیکن بندوں سے سوال ہو گا۔ یہ دن ہیں جو ہم لوگوں کے درمیان گھوماتے رہتے ہیں۔ جب اللہ مومن کی مدد کرتا ہے تو اس کے لئے حاسد بھی پیدا کر دیتا ہے۔ لوگوں سے نرمی اختیار کر اور ان پر رحم فرما۔ تیری نسبت ان میں سے موسٰی کی طرح ہے پس تُو ظلم کرنے والوں کے ظلم پر صبر کر۔ کیا لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ اس لئے چھوڑ دیئے جائیں گے کہ وہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور وہ آزمائے نہیں جائیں گے۔فتنہ یہاں ہے پس تُو صبر کر جیسا کہ مضبوط عزم والوں نے صبر کیا۔ یاد رکھ یہ آزمائش اللہ کی طرف سے ہے تا کہ وہ تجھ سے بہت محبت کرے۔ تیرا اجر اللہ کے پاس ہے اور تیرا رب تجھ سے راضی ہو گیا۔ تیرا نام پورا کرے گا۔ وہ تجھ سے ٹھٹھہ کرتے ہیں کہ میں سچوں میں سے ہوں۔اس لئے کچھ وقت تک میرے نشانات کا انتظار کرو۔ تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے تجھے مسیح ابن

بقیہ حاشیہ:
تعالیٰ فی بعض کتبہ یا بن آدم انااللّٰہ لا الٰہ الّا انا اقول لشیئی کن فیکون اطعنی اجعلک تقول للشئی کن فیکون۔ قد جعل اللّٰہ اولیاء ہ اوتاد الارض و جعل الدنیا لھم جنۃ الماوی۔ فلھم جنتان الدنیا والاخرۃ و ھم

بقیہ حاشیہ:
اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں کہا کہ اے آدم کے بیٹے میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں کسی چیز کے بارے میں کہتا ہوں ہو پس وہ ہو جاتی ہے۔ میری پیروی کر میں تجھے ایسا بناؤں گا کہ تُو بھی کسی چیز کو کُن کہے گا تو وہ بھی ہو جائے گی۔ یقیناً اللہ نے اپنے اولیاء کو زمین کی کیلیں بنایا ہے اور دنیا کو ان کے لئے رہنے کی جنت بنایا ہے۔ان کے لئے دو جنتیں ہیں دنیا اور آخرت۔

حتی حین۔ الحمدللّٰہ الذی جعلک المسیح ابن مریم قل ھذا فضل ربی وانی اجرد نفسی من ضروب الخطاب۔ وانی احد من المسلمین۔ یریدون ان یطفؤا نوراللّٰہ بافواھھم واللّٰہ یتم نورہ ویحیی الدین۔ نرید ان ننزل علیک آیات من السماء و نمزق الاعداء کل ممزق حکم اللّٰہ الرحمان لخلیفۃ اللّٰہ السلطان۔ فتوکل علی اللّٰہ واصنع الفُلک باعیننا و وحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ یداللّٰہ فوق ایدیھم وامم حق علیھم العذاب و یمکرون واللّٰہ خیرالماکرین۔ قل

مریم بنایا۔ کہہ یہ میرے رب کا فضل ہے ورنہ میں تو کسی خطاب کا خواہشمند نہیں تھا۔ اور میں مسلمانوں میں سے ہی ایک ہوں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں مگر اللہ اپنے نور کو پورا کرے گا اور دین کو زندہ کرے گا۔ ہم چاہتے ہیں کہ تجھ پر آسمان سے نشانات اتاریں اور دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردیں۔ یہ اللہ الرحمٰن کا اپنے خلیفہ کے لئے جو کہ سلطان ہے حکم ہے۔ پس تُو اللہ پر توکل کر اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنا۔ بے شک وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ اور بعض قومیں ایسی ہیں جن پر عذاب کا آنا حق ہوگیا اور وہ بری تدبیریں کرتے ہیں اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔ کہہ میرے پاس اللہ کی طرف سے شہادت ہے۔ کیا تم ایمان لانے والے ہو۔ کہہ میرے پاس اللہ کی طرف سے

بقیہ حاشیہ:
کالجبل الذی رسا و تفردوا فی الصدق والوفاء والتقوی۔ فتنح عن طریقھم ولا تزاحم یا مسکین الرجال الذین ما قیّد ھم احد عن قصد الحق من الاباء والامھات والبنات والبنین فھم خیر من خلق ربّی و

بقیہ حاشیہ:
اور وہ مضبوط پہاڑ کی مانند ہو جاتے ہیں۔ جو صدق و وفا اور تقویٰ میں منفرد ہیں۔ پس تُو ان کے راستے سے ہٹ جا اے مسکین اور ان سے مزاحمت مت کر۔ یہ وہ مرد ہیں جن کو قبولِ حق کے ارادہ سے کوئی نہیں روک سکا نہ ان کے باپ اور مائیں نہ ہی بیٹیاں اور بیٹے۔ وہ میرے رب کی تمام مخلوق سے جو اس نے پیدا کی اور اسے بسایا سب سے بہتر ہیں۔

عندي شهادة من اللهفهل انتم
مؤمنون- قل عندي شهادة من
الله فهل انتم مسلمون- ان معى
ربيى سيهدين-ربّ ارني كيف
تحيي الموتٰى رب اغفر وارحم من
السماء رب لا تذرني فرداً وانت
خيرالوارثين- رب اصلح امة
محمد ربنا افتح بيننا و بين قومنا
بالحق وانت خير الفاتحين-
ويخوّفونك من دونه انك باعيننا
سميتك المتوكل يحمدك الله من
عرشه- نحمدك و نصليى-
يااحمديتم اسمك ولا يتم اسمى
كن في الدنيا كانك غريب او
عابر سبيل وكن من الصالحين

بقيه حاشيه:
بث في الارض وزراء فعليهم سلام الله و تحياته و بركاته اجمعين- ايها السالك! اذا قوي علمك و يقينك و شرح صدرك و قوي نور قلبك و زاد قربك من مولاك و مكانك لديه و امانتك عنده و اهليتك لحفظ الاسرار

شہادت ہے۔ کیا تم فرمانبردار ہو۔ بے شک میرے ساتھ میرا رب ہے وہ ضرور مجھے سیدھا راستہ دکھائے گا۔ اے میرے رب مجھے دکھا کس طرح تُو مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ اے میرے رب تُو آسمان سے میری بخشش کر اور رحم فرما۔ اے میرے رب تُو مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو سب سے بہترین وارث ہے۔ اے میرے رب تُو امت محمدیہؐ کی اصلاح فرما۔ اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان کھول کر بیان کر دے اور تُو سب سے بڑھ کر فرق کرنے والا ہے۔ اس کے علاوہ (خدا کے علاوہ) دوسروں سے تجھے ڈراتے ہیں۔ حالانکہ تُو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ ہم نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ اللہ اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تجھ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے احمد میں تیرا نام پورا کروں گا قبل اس کے کہ میرا نام پورا ہو۔ تو دنیا میں ایسے ہو جیسا کہ اجنبی یا مسافر اور سچے

بقیہ حاشیہ:
پس ان پر اللہ کی سب کی سب سلامتی اور برکات اور تحیات ہیں۔ اے مرید جب تیرا علم اور یقین اور شرح صدر قوی ہو جائیں گے تو تیرے دل کا نُور قوی ہو جائے گا اور تیرے مولا سے تیرا قرب زیادہ ہو جائے گا۔ اور اس کے نزدیک تیرا رتبہ بڑھ جائے گا۔ اور جب تجھ میں اللہ کے اسرار کی حفاظت کی افضلیت بڑھ جائے گی۔

الصديقين۔ انا اخترتك والقيتُ عليك محبة منيّ خذوا التوحيد التوحيد يا ابناء الفارس و بشرالذين امنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم ولا تصعر لخلق الله ولا تسئم من الناس واخفض جناحك للمسلمين۔ اصحاب الصفة وما ادرٰك ما اصحاب الصفة ترىٰ اعينهم تفيض من الدمع يصلون عليك ربنا اننا سمعنا مناديًا ينادى للايمان ربنا امنا فاكتبنا مع الشاهدين۔ شانك عجيب واجرك قريب ومعك جُندالسموات والارضين۔ انت

بقيه حاشيه:

فعلمت من لدنى وياتيك قسمك قبل حين۔ و تلك كرامته لك و اجلال لحرمتك فضلاً منه وه منة وموهبةً ثم يرد عليك التكوين۔ فتكون بالاذن الصريح الذي لا غبار عليه والدلا لات اللايحة كالشمس المنيرة و بكلام

اور صالحوں میں سے ہو جا۔ میں نے تجھے چن لیا اور تجھ پر اپنی طرف سے محبت القا کی۔ اے فارس کے بیٹے توحید کو مضبوطی سے پکڑ اور خوشخبری دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ وہ اپنے رب کے نزدیک صدق کے مقام پر کھڑے ہیں۔ اور تُو اللہ کی مخلوق سے منہ نہ پھیر اور نہ ہی لوگوں سے تھک جانا۔ مسلمانوں کے لئے اپنے بازو جھکا دے۔ اصحاب الصفہ (صفہ کے ساتھی) اور تجھے کیا معلوم کہ اصحاب الصفہ کیا ہیں۔ تُو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں وہ تجھ پر درود بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے رب ہم نے پکارنے والے کی پکار کو ایمان لے آنے کے لئے سنا۔ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ رکھ۔ تیری شان عجیب ہے اور تیرا اجر قریب ہے۔ تیرے ساتھ زمینوں اور آسمانوں کے لشکر ہیں تُو مجھے اپنی توحید وتفرید کی طرح پیارا ہے۔ پس قریب ہے کہ تیری مدد کی جائے اور تُو لوگوں کے درمیان

بقیہ حاشیہ:

تب وہ اپنی جناب سے تجھ کو سکھائے گا۔ اور تیرا حصہ وقت سے قبل تیرے پاس آ جائے گا۔ یہ اس کی طرف سے عزت ہے تیرے لئے اور اس کا جلال ہے تیری حرمت کے لئے اور اس کی طرف سے فضل اور احسان اور عطا ہے۔ پھر تیری طرف تکوین (کن فیکون) لوٹائی جائے گی۔ اور تُو اس کے واضح حکم سے ایسا ہو جائے گا جس پر کوئی غبار نہیں ہوگا۔ تجھے ایسے دلائل دیئے جائیں گے جو سورج کی طرح چمکتے ہوں گے۔

منی بمنزلة توحیدی و تفریدی فحان ان تعان و تعرف بین الناس بورکت یا احمد و کان ما بارك الله فیك حقا فیك۔ انت وجیه فی حضرتي۔ اخترتك لنفسی و انت منی بمنزلة لا یعلمها الخلق وما کان الله لیترکك حتی یمیز الخبیث من الطیب انظر الٰی یوسف و اقباله والله غالب علی امره ولکن اکثرالناس لایعلمون۔ اردت ان استخلف فخلقت آدم لیقیم الشریعة و یحیی الدین۔ کتاب الولی ذوالفقار علي ولو کان الایمان معلقاًبالثریّا لناله رجل من ابناء الفارس یکاد زیته یضئی ولو لم

بقیه حاشیه:
لذیذ الذ من کل لذیذٍ والهامٍ صدقٍ من غیر تلبس مصفًی من هواجس النفس و وساوس الشیطان اللعین۔ تم کلام السیّد الجلیل قُطب الوقت امام الزمان رضی الله عنه۔ وقد کتبناه بتلخیص منا فارجع

پہچانا جائے۔ اے احمد! تجھے برکت دی گئی۔ جو اللہ نے تجھ میں برکت رکھی ہے وہ تیرا حق ہے۔ تُو میری جناب میں وجیہہ ہے۔ میں نے تجھے اپنے لئے چن لیا ہے۔ اور تیرا مرتبہ میرے نزدیک اتنا عظیم ہے جسے مخلوق میں سے کوئی نہیں جانتا۔ اللہ ایسا نہیں کہ تجھے چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ خبیث اور طیب میں فرق نہ دکھا دے۔ دیکھ یوسفؑ اور اس کے اقبال کی طرف۔ اللہ اپنے امر پر غالب آنے والا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ میں نے ارادہ کیا کہ خلیفہ بناؤں پس میں نے آدم کو پیدا کیا تا کہ شریعت قائم کی جائے اور دین زندہ کیا جائے۔ ولی کی کتاب علیؓ کی تلوار ہے۔ اور اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے گا تو فارس کے بیٹوں میں سے ایک شخص اس کو واپس لے آئے گا۔ اور اس کی فطرت ہی روشن تھی اگر چہ اس کو (اللہ کے الہام) کی آگ نہ بھی چھوتی۔ اللہ کا پہلوان رسولوں کے لباس میں۔ کہہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے

بقیہ حاشیہ:
اور تجھ سے اس کا ایسا لذیذ کلام ہوگا جو تمام لذتوں سے بڑھ کر ہوگا۔ اور تجھے سچے الہامات دیئے جائیں گے جو تیرے نفس کی ملونی اور شیطان کے وساوس سے پاک ہوں گے۔ یہاں پر جلیل القدر بزرگ جو وقت کے قطب اور امام الزمان بھی تھے (یعنی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ) ان کا کلام تمام ہوا۔ ہم نے اپنی طرف سے ان کے کلام کو خلاصے کی صورت میں یہاں لکھا ہے۔ اگر تُو شک میں ہو تو ان کی کتاب

تمسسه نار جری الله فی حلل
المرسلین قل ان کنتم تحبون الله
فاتبعونی یحببکم الله وصل علی
محمد و اٰل محمد سید ولد آدم و
خاتم النبیین۔ یرحمك ربك و
یعصمك من عنده وان لم یعصمك
الناس یعصمك الله من عنده و ان لم
یعصمك احد من اهل الارضین۔
تبت یدا ابي لهب و تب ما کان له
ان یدخل فیها الا خائفا وما اصابك
فمن الله واعلم ان العاقبة للمتقین۔
وانذر عشیرتك الاقربین انا سنریهم
اٰیة من اٰیاتنا فی الثیبة و نردها الیك
امر من لدنا انّا کنّا فاعلین۔ انهم
کانوا یکذبون باٰیاتی و کانوا بی من

بیقه حاشیه:
الی کتابه فتوح الغیب ان کنت من
المرتابین۔ و قد ظهر من کلام الامام
الموصوف انّ الوحي کما ینزل علي
الانبیآء کذٰلك ینزل علی الاولیاء ولا فرق
في نزول الوحی بین ان یکون نبی او ولي
ولکل حظٌ من

محبت کرے گا۔ اور درود بھیج محمدؐ پر اور ان کی آل
پر جو کہ آدم کی اولاد کے سردار ہیں اور خاتم
النبیین ہیں۔ اللہ تجھ پر رحم کرے گا اور اللہ خود
تجھے بچائے گا اگر چہ اہل ارض میں سے کوئی بھی
تیری مدد کو نہ آئے۔ وہ تیری حفاظت اپنی طرف
سے کرے گا خواہ اہل ارض میں سے کوئی بھی
تیری حفاظت نہ کرے۔ ابی لہب کے ہاتھ
ٹوٹ گئے اور وہ تباہ ہوا۔ اس کے شایان نہیں تھا
کہ اس میں داخل ہوتا مگر ڈرتے ہوئے۔ جو
تجھے مصیبت پہنچی ہے وہ اللہ کی طرف سے
ہے۔ جان لے کہ انجام کار متقیوں کے لئے
ہے۔ اپنے قریبیوں کو ڈرا۔ میں ان کو اپنے
نشانوں میں سے ایک بیوہ کا نشان دکھاؤں گا
اور اسے تیری طرف لوٹاؤں گا یہ ہماری طرف
سے حکم ہے۔ بے شک ہم ہی یہ کام کرنے
والے ہیں۔ وہ میری آیات کی تکذیب کرتے
تھے اور میرے ساتھ ہنسی کرنے والے تھے۔
پس اس نکاح میں تیرے لئے خوشخبری ہے۔ حق
تیرے رب کی طرف سے ہے اس لئے تو جھگڑا

بقیہ حاشیہ:
''فتوح الغیب'' کی طرف رجوع کر۔ امام موصوف کے
کلام سے ثابت ہوا کہ وحی جیسے انبیاء پر نازل ہوتی تھی اسی
طرح اولیاء پر بھی نازل ہوتی ہے۔ اور نزول وحی میں کوئی
فرق نہیں خواہ وہ نبی پر نازل ہو یا ولی پر اور تمام اللہ کے
مکالمات اور مخاطبات سے اپنے اپنے درجات کے مطابق
حظ اٹھاتے ہیں۔

المستهزئين- فبشرى لك فى النكاح الحق من ربك فلاتكونن من الممترين- انازوجنا كها لا مبدل لكلمات الله وانا رادوها اليك ان ربك فعال لما يريد- فضل من لدنا ليكون اٰية للناظرين- شاتان تُذبحان و كل من عليها فان- و نريهم اٰياتنا فى الأفاق و فى انفسهم- و نريهم جزاء الفاسقين- اذا جاء نصرالله و الفتح وانتهى امرالزمان الينا اليس هذا بالحق بل الذين كفروا فى ضلال مبين- كنت كنزاً مخفيا فاحببتُ ان اعرف ان السمٰوات والارض كانتا رتقاً ففتقنا هما قل انما انا بشر

بقيه حاشيه:
مكالمات الله تعالى و مخاطبة على حسب المدارج تعم لوحى الانبياء شان اتم و اكمل و اقوىٰ اقسام الوحي وحى رسولنا خاتم النبيين- وقال المجدد الامام السرهندى الشيخ احمدؒ

کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ میں نے اسے تیری زوجیت میں دے دیا ہے۔ اللہ کے کلمات کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ اور میں اسے تیری طرف لوٹاؤں گا۔ بے شک تیرا رب جوارادہ کرتا ہے اسے کر گذرتا ہے۔ ہماری طرف سے فضل ہے تا کہ دیکھنے والوں کے لئے نشان ہو۔ دو بکریاں جو ذبح کی جائیں گی۔ اس زمین پر جو کچھ ہے وہ فنا ہونے والا ہے۔ ہم انہیں ان کی جانوں اور آفاق میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے۔ اور انہیں نافرمانوں کا عذاب بھی دکھائیں گے۔ جب اللہ کی مدد اور فتح آ گئی۔ اور ہماری طرف سے زمانہ انتہا کو پہنچ گیا۔ کیا یہ بات حق نہیں تھی بلکہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ کھلی گمراہی میں ہیں۔ میں مخفی خزانہ تھا پس میں نے پسند کیا کہ پہچانا جاؤں۔ بے شک آسمان اور زمین جڑے ہوئے تھے ہم نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا۔ کہہ یقیناً میں بشر ہوں مگر میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ بے شک تمہارا معبود وہ ایک ہی معبود ہے۔ ساری خیر قرآن

بقیہ حاشیہ:
ہاں انبیاء کی وحی اپنی شان میں اتم اور اکمل ہوتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر مضبوط قسم وحی کی ہمارے رسولؐ خاتم النبیین کی ہے۔
امام ومجدد شیخ احمد سرہندیؒ اپنے خط میں جو انہوں نے اپنے ایک مرید محمد صدیق کو لکھا تھا اس میں بعض نصیحتیں کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

يوحى الي انما الهُكم الهٌ واحدٌ والخير كله فى القرأن لا يمسه الاالمطهرون- ولقد لبثت فيكم عمراً من قبله افلا تعقلون- قل ان هدى الله هو للهدى وان معى ربى سيهدين- رب اغفر وارحم من السمآ ربّ انى مغلوب فانتصر- ايلى ايلى لما سبقتاني- يا عبدالقادر انى معك اسمع وارىٰ غرستُ لك بيدى رحمتى و قدرتى وانك اليوم لدينا مكين امين- انا بُدّك اللازم انا محييك نفخت فيك من لدُنى روح الصّدق- والقيت عليك محبة منّي ولتصنع علٰى عيني كرزع اخرج شطأه فاٰرزه فاستغلظ

بقيه حاشيه:

فى مكتوبٍ يكتب فيه بعض الوصايا الى مريده محمد صديق اعلم ايها الصديق! ان كلام سبحانه مع البشر قد يكون شفاهًاو ذلك الا فراد من الانبيا و قد يكون ذلك بعض الكمّل من متابعيهم و اذ اكثر هذا القسم

میں ہے جسے سوائے پاکوں کے اور کوئی نہیں چھوتا۔ یقیناً اس سے قبل میں نے اپنی عمر کا ایک حصہ تم میں گذارا ہے کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ کہہ بے شک اللہ کی ہدایت وہی ہدایت ہے۔ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ ضرور مجھے سیدھا راستہ دکھائے گا۔ اے رب آسمان سے بخشش اور رحم نازل فرما۔ اے رب! میں مغلوب ہو گیا ہوں پس میری مدد فرما۔ اے میرے رب تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ اے عبدالقادر میں تیرے ساتھ ہوں میں سنتا اور دیکھتا ہوں۔ میں نے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا شجر تیرے لئے لگایا ہے۔ آج کے دن تُو ہمارے پاس عزت والا اور امین ہے۔ میں تمہارے لئے لازمی پناہ گاہ ہوں۔ میں نے تجھے زندہ کیا اور اپنی طرف سے تجھ میں سچائی کی روح پھونکی۔ میں نے اپنی محبت کا تجھ پر القا کیا تا کہ تُو میری آنکھوں کے سامنے پرورش پائے ایسی کھیتی کی طرح جس نے اپنی سوئی نکالی۔ پھر اسے مضبوط کیا سو وہ موٹی ہوئی پھر اسے نالوں پر کھڑا کیا۔ بے

بقیہ حاشیہ:

اے صدیق جان لے کہ اللہ سبحانہٗ کا کلام اپنے بشر کے ساتھ آمنے سامنے ہوتا ہے۔ اور یہ کلام انبیاء سے اور ان کے بعض کامل پیروکاروں سے بھی ہوتا ہے۔ جب متبعین میں سے کسی ایک سے یہ کلام بہت زیادہ ہو جائے تو اس کو محدث کا نام دیا جاتا ہے۔

فاستویٰ علی سوقه۔ انا فتحنا لك
فتحا مبینا لیغفر لك الله ما تقدم
من ذنبك وما تاخر فكن من
الشاكرين۔ اليس الله بكاف
عبده۔ اليس الله عليماً
بالشاكرين۔ فقبل الله عبده و برّاه
ممّا قالوا و كان عندالله وجيها۔
فلما تجلى ربّه للجبل جعله دكاً
والله موهن كيدالكافرين۔ ولنجعله
اٰيةً للناس و رحمة منا ولنعطيه مَجْدًا
من لدنا و كذالك نجزى
المحسنين۔ انت معي و انا معك
سرّك سرى لا تحاط اسرار الاولياء
انك على حق مبين۔ وجيها فی

بقیه حاشیه:
من الكلام مع واحد منهم یسمی محدثا و
هذا غیرالالهام و غیرالالقاء فی الروع و
غیرالكلام الذي مع الملك انما یخاطب
بهذالكلام الانسان الكامل والله یختص
برحمته من یشاء۔ تم كلامه فارجع الی
كلامه

شک ہم نے تمہارے لئے فتح رکھی ہے ایک
کھلی فتح تا کہ اللہ تمہارے اگلے اور پچھلے
گناہوں کو معاف کر دے پس تُو شکر گذاروں
میں سے ہو جا۔ کیا اللہ اپنے بندے کے لئے
کافی نہیں۔ کیا اللہ اپنے شکر گذار بندوں کو
نہیں جانتا؟ پس اللہ نے اپنے بندے کو قبول
کیا اور اس نے اسے ان الزاموں سے بری
کیا جو انہوں نے لگائے۔ اور وہ اللہ کے
نزدیک وجیہہ ہے۔ پس جب اس کے رب
نے پہاڑ پر تجلّی کی تو اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔
اللہ کافروں کی چال کو رسوا کرنے والا ہے۔ ہم
اس کو لوگوں کے لئے اپنی طرف سے نشان اور
رحمت بنائیں گے۔ ہم اس کو اپنی طرف سے
بزرگی عطا کریں گے کیونکہ ہم اسی طرح احسان
کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ تُو میرے
ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرا راز
میرا راز ہے۔ اولیاء اللہ کے اسرار کا احاطہ نہیں
کیا جا سکتا۔ بے شک تُو کھلے حق پر ہے۔ دنیا

بقیہ حاشیہ:
یہ نہ الہام کی قسم ہے اور نہ ہی القا روح ہے اور نہ وہ کلام جو
فرشتے کے ذریعہ ہوتا ہے بلکہ ان سے بڑھ کر ہے۔ اور
صرف انسان کامل کو اس کے ذریعہ مخاطب کیا جاتا ہے۔ اور
اللہ جس کو چاہتا ہے اس کو اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے۔
ان کا (شیخ احمد سرہندیؒ) کلام ختم ہوا۔ اگر تُو اس کا انکار
کرنے والوں میں سے ہے تو ان کے کلام کی طرف رجوع
کر۔

بقیه حاشیه:

ان كنت من المنكرين- واذكر قصة من قال مافعلته عن امري وما كان من المرسلين- واذكر ما قال الله تعالىٰ فارسلنا اليها روحنا فتمثل لها بشرا سويا- قالت انى اعوذ بالرحمٰن منك ان كنت تقيا قال انما انا رسول ربك لا هب لك غلاما زكيا- فانظر كيف كلم ملك الله مريم وما كانت نبية فاتق الله ولا تكن من المعتدين-

و قد جاء فى الحديث الصحيح عن عمرو بن الحارث قال بينما عمر يخطب يوم الجمعة اذا ترك الخُطبة ونادىٰ يا سارية الجبل مرتين او ثلثا ثم اقبل على خطبة فقال ناس من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انه لمجنون ترك خطبة و نادى يا سارية الجبل فدخل عليه عبدالرحمٰن بن عوف و كان ينبسط عليه فقال يا امير المومنين تجعل للّناس عليك مقالا بينما انت فى خطبتك اذ ناديت يا سارية الجبل اي شئى هذا قال والله ما ملكت ذٰلك حين رئيت سارية و اصحابه يقاتلون عند جبل ويوتون من بين ايديهم و من خلفهم فلم املك ان قلت يا سارية الجبل ليلحقوا بالجبل فلم تمض الايام حتى جاء رسول سارية بكتابه ان القوم لقونا يوم الجمعة فقاتلنا هم من حين صلّينا الصبح الىٰ ان حضرت الجمعة فسمعنا صوت منادٍ ينادى الجبل مرتين فلحقنا بالجبل فلم نزل لعدوّنا قاهرين- حتے هزمهم الله تعالى و تراء افتح مبين- المولف- ١٢

بقیہ حاشیہ

پھر یاد کر اس قصہ کو جس نے کہا کہ یہ کام میں نے اپنی مرضی سے نہیں کیا۔ اور وہ رسولوں میں سے نہ تھا۔ اور اس کو یاد کر جب اللہ نے فرمایا: ہم نے اس کی طرف اپنی روح کو بھیجا۔ وہ اس کے لئے ایک بشر کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اس نے کہا میں رحمٰن کی تجھ سے پناہ مانگتی ہوں اگر تو متقی ہے۔ اس نے کہا بے شک میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تا کہ تجھے ایک نیک بیٹے کی خوشخبری دوں۔ اور دیکھ کس طرح اللہ کے فرشتے نے مریمؑ سے کلام کیا اور وہ نبیہ نہیں تھیں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور زیادتی کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

صحیح حدیث میں عمرو بن حارثؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت عمر فاروقؓ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک خطبہ ترک کر دیا اور دو یا تین مرتبہ پکارا اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہو جا۔ پھر خطبہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ صحابہ کرام میں سے بعض لوگوں نے کہا یہ تو پاگل ہے خطبہ کو چھوڑ کر یہ صدا دے دی: اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہو جا۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ ان کے پاس گئے اور ان پر مسکرا رہے تھے۔ پھر کہا اے امیر المومنین آپؓ نے لوگوں کو اپنے پر باتیں بنانے کا موقع دیا۔ جب خطبہ کے دوران آپؓ نے اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہو جا کی آواز لگائی۔ یہ کیا تھا؟ تو حضرت عمرؓ نے جواب دیا، اللہ کی قسم میں اپنے پر قابو نہیں رکھ سکا۔ جب میں نے دیکھا کہ ساریہ اور اس کے ساتھی پہاڑ کے قریب لڑ رہے تھے۔ اور دشمن ان کے آگے اور پیچھے سے آ رہے تھے۔ پس میں اپنے آپ کو روک نہ سکا تو میں نے کہا اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہو جا تا کہ وہ پہاڑ کے ساتھ ہو جائے۔ اس واقعہ کے ابھی کچھ دن گذرے تھے کہ ساریہ کا قاصد اس کا خط لے کر آیا کہ دشمن نے جمعہ کے دن ہم پر حملہ کر دیا اور ہم نے ان سے صبح کی نماز کے بعد لڑائی شروع کی یہاں تک کہ جمعہ کا وقت آ گیا۔ اس وقت ہم نے کسی پکارنے والے کی دو مرتبہ آواز سنی جو کہہ رہا تھا کہ پہاڑ کی طرف ہو جا۔ پس ہم پہاڑ کے ساتھ ہو گئے۔ پھر ہم دشمن پر غالب آ گئے۔ یہاں تک کہ ان کو شکست دی۔ اور تم نے فتح مبین دیکھ لی۔ المولف۔ ۱۲

الدنيا والاخرة و من المقربين۔ لا يصدق السفيه الا ضربة الا هلاك۔ عدولي و عدولك عجل جسد له خوار۔ قل اتى امرالله فلا تكن من المستعجلين۔ ياتيك قمرالانبياء وامرك يتاتى وكان حقا علينا نصرالمؤمنين۔ يوم يجئى الحق و ينكشف الصدق و يخسر الخاسرون۔ و ترى الغافلين يخرون على المساجد ربنا اغفرلنا انا كنا خاطئين لاتثريب عليكم اليوم يغفرالله لكم وهوارحم الراحمين۔ تموت وانا راض منك سلام عليكم طبتم فادخلوها اٰمنين۔

واما عقائدنا التى ثبتنا الله عليها فاعلم يا اخى اٰمنا بالله ربّا و بمحمدٍ ﷺ نبيّا واٰمنا بانه خاتم النبيين۔ و اٰمنا بالفرقان انه من الله الرحمان ولا نقبل كل ما يعارض الفرقان و يخالف بيناته و محكماته

اور آخرت میں وجیہہ ہے اور مقربوں میں سے ہے۔ بے وقوف اس کی تصدیق نہیں کرتا مگر ہلاک کرنے والی چوٹ کے بعد۔ میرے بھی دشمن ہیں اور تمہارے بھی دشمن۔ وہ بچھڑا جس کے جسم سے آواز آتی ہے۔ کہہ اللہ کا حکم (عذاب) آ ہی گیا پس تُو جلدی کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ تیرے پاس انبیاء کا چاند آئے گا۔ اور تیرا کام ہو کے رہے گا۔ ہمارے اوپر مومنوں کی مدد فرض ہے۔ اس دن کا خیال کر جس دن حق ظاہر ہوگا اور صدق کھل جائے گا۔ گھاٹے میں رہنے والے ضرور نقصان اٹھائیں گے۔ تُو غافلوں کو دیکھے گا کہ وہ سجدوں میں گر جائیں گے یہ کہتے ہوئے اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما بے شک ہم ہی خطا کرنے والے تھے۔ لیکن وہ کہے گا آج کے دن تم پر کوئی قدغن نہیں۔ اللہ تمہیں معاف فرمائے اور وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ تجھے اس حالت میں موت آئے گی کہ میں تجھ سے راضی ہوں گا۔ تم پر سلامتی ہو تُو خوش ہو جا پس اس میں امن سے داخل ہو جا۔

جہاں تک ہمارے عقائد کا تعلق ہے جن پر اللہ نے ہمیں ثابت قدم رکھا ہے تو اے میرے بھائی تو جان کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اس کو رب سمجھتے ہوئے اور محمدؐ کو نبی سمجھتے ہوئے ایمان لائے۔ اس پر بھی ایمان لائے کہ وہ خاتم

و قصصه ولو كان امرًا عقليا او كان من الأثارالتى سماها اهل الحديث حديثا او كان من اقوال الصحابة اوالتابعين- لان الفرقان الكريم كتاب قد ثبت تواتره لفظاً لفظًا وهو وحى متلو قطعى يقينى ومن شك فى قطعيته فهو كافر مردود عندنا ومن الفاسقين- والقران مخصوص بالقطعية التامة وله مرتبةفوق مرتبة كل كتاب و كل وحى ما مسه ايدى الناس واما غيره من الكتب والأثار فلا يبلغ هذالمقام و من أثر غيره عليه فقد أثر الشك على اليقين-

و كم من فرق الاسلام يخالف بعضهم بعضنا فى اخذ بعض الاحاديث او تركها فالاحاديث التى يقبلها الشافعيه لا يقبل اكثرها الحنفية والتى يقبلها الحنفية لا يقبلها الشافعية وكذلك حال فرق أُخرى من المسلمين- وكم من حديث ذكره الامام البخارى فى صحيحه

النبیین ہیں۔ اور ہم ایمان لائے قرآن پر کہ وہ اللہ رحمٰن کی طرف سے ہے۔ اور ہم ہر اس بات کو جو قرآن کے بیانات، اس کے محکمات اور اس کے قصوں کے مخالف ہے ہرگز قبول نہیں کرتے خواہ وہ عقلی امر ہی کیوں نہ ہو یا ان آثار میں سے ہو جنہیں اہل حدیث، حدیث کے نام سے پکارتے ہیں یا وہ اقوال صحابہ میں سے یا تابعین میں سے ہو۔ کیونکہ قرآن کریم وہ کتاب ہے جس کا لفظ لفظ تواتر سے ثابت ہے۔ اور وہ قطعی، یقینی اور وحی متلو ہے۔ جو اس کے قطعی ہونے کے بارے میں شک کرے وہ ہمارے نزدیک کافر، مردود اور فاسقوں میں سے ہے۔ قرآن قطعی تامہ (یقین کامل) کے ساتھ مخصوص ہے وہ اپنے مرتبے میں ہر کتاب اور ہر وحی سے برتر ہے۔ کیونکہ یہ مس انسانی سے پاک ہے۔ اس کے علاوہ اور کتابیں یا آثار (حدیث) اس مقام کو نہیں پہنچتیں۔ اور جو اس کتاب کے علاوہ دوسری کتاب کو اس پر ترجیح دیتا ہے تو یقیناً اس نے شک کو یقین پر ترجیح دی۔

اسلام کے کتنے ہی فرقے ہیں جو مختلف احادیث کے ماننے میں یا ان کو چھوڑنے میں اختلاف رکھتے ہیں۔ پس وہ احادیث جن کو شافعی مانتے ہیں ان میں سے اکثر کو احناف نہیں مانتے۔ اور جن کو احناف قبول کرتے ہیں ان کو شافعی نہیں مانتے اور اس طرح باقی

وهو اصح الكتب عند اهل الحديث بعد كتاب الله ولكن لا يقبل الفرقة الحنفية اكثر احاديثه كحديث قرأة الفاتحة خلف الامام والتامين بالجهر وغيره ولا يكونون الى تلك الاحاديث من الملتفتين۔ ولكن ما كان لا حدان يسمّيهم كافرين او يحسبهم من الذين اضاعوا الصلوة و من المبتدعين۔

فالحق ان الاحاديث اكثرها احادٌ ولو كانت فى البخارى او فى غيره ولا يجب قبولها الا بعدالتحقيق والتنقيد و شهادة كتاب الله بان لا يخالفها فى بيناته و محكماته و بعد النظر الى تعامل القوم و عدة العاملين۔ فاذا كان الامر كذلك فكيف يكفّر احد لترك حديث يعارض القرأن اولاجل تاويل يجعل الحديث مطابقًا بالقران و ينجى المسلمين من ايدى المعترضين۔ و كيف تكفرون

مسلمان فرقوں کا حال ہے۔ اور کتنی احادیث ہیں جن کا امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں جو اہل حدیث کے نزدیک کتاب اللہ کے (قرآن) کے بعد تمام کتابوں سے بڑھ کر ہے ذکر کیا ہے۔ مگر حنفی فرقہ کے لوگ ان میں سے اکثر احادیث کو قبول نہیں کرتے۔ جیسا کہ فاتحہ خلف الامام اور آمین بالجہر کہنے والی احادیث وغیرہ۔ اور نہ ہی وہ ان احادیث کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ ان اختلافات کی وجہ سے کسی کو مناسب نہیں کہ ایک دوسرے کو کافر کہے یا یہ خیال کرے کہ ان کی نمازیں ضائع ہوگئیں یا کہ وہ بدعتی ہیں۔

حق بات تو یہ ہے کہ احادیث اکثر احاد کے درجہ پر ہیں خواہ وہ بخاری میں ہوں یا اس کے علاوہ دوسری کتابوں میں۔ اور ان کا قبول کرنا فرض نہیں ہے مگر تحقیق، تنقید اور کتاب اللہ کی گواہی کے بعد کہ کہیں وہ احادیث کتاب اللہ کے بینات اور محکمات کے خلاف تو نہیں ہیں۔ اور ان کے قبول کرنے کے لئے قوم کے تعامل کو دیکھنا اور ان پر عمل کرنے والوں کی کثرت کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے۔ پس جب صورتحال یہ ہے تو کسی ایسی حدیث کے ترک کرنے کی وجہ سے جو قرآن کے خلاف ہو یا اس حدیث کی ایسی تاویل کرنے سے جو قرآن کے مطابق ہو کس طرح تکفیر کی جا سکتی

المومن بالله و رسوله و كتابه لاجل حديث من الآحاد الذى يحتمل فيه شائبة كذب الكاذبين۔

فانظر مثلا الى مسئلة وفاة المسيح عليه السّلام فانها ثبت ببينات كتاب الله المتواتر الصحيح و تشهد على وفاته قريباً من ثلثين اٰية بالتصريح قد كتبنا ها فى كتابنا ازالة الا وهام افادة للطالبين۔ فان تذكرت بعد ذلك حديثا دمشقيا الذى ذكر فى مسلم فاعلم انه فُسّر علي ظاهره ولا شك انه يعارض الفرقان علٰى تفسيره الظاهر و يخالف بيناته و يخالف احاديث أخرىٰ قد ذكرنا ها فى الازالة ولا يرضٰى مسلم ان يترك القراٰن اليقينى القطعى بحديث واحد لا يبلغ الٰى مرتبة اليقين۔ ولو فعلنا كذلك و اٰثرنا الاحاد على كتاب الله لفسد الدين و بطلت الملة و رفع الامان و تزلزل

ہے۔ جبکہ اس تاویل کا مقصد اعتراض کرنے والوں کے اعتراض کا جواب دینا ہو۔ اور کس طرح تم ایک حدیث کو جس میں جھوٹ بنانے والوں کے جھوٹ کا شائبہ کا احتمال ہے کے نہ ماننے کی وجہ سے اللہ، اس کے رسولؐ اور اس کی کتاب پر ایمان لانے والے کو کافر قرار دے سکتے ہو۔

مثال کے طور پر تم وفات عیسیٰؑ کے مسئلے کو ہی دیکھ لو کہ کس طرح وہ کتاب اللہ کے متواتر اور صحیح دلائل سے ثابت ہے۔ ان کی وفات پر تقریباً تیس آیات واضح طور پر گواہی دیتی ہیں اور ان آیات کو ہم نے طالبوں کے فائدہ کے لئے اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' میں درج کیا ہے۔ پس اگر اس کے بعد تو دمشقی حدیث کا ذکر کرے جو صحیح مسلم میں مذکور ہے تو جان لے کہ مسلم نے الفاظ کی ظاہری تفسیر کی ہے۔ حالانکہ اس میں شک نہیں کہ اس کی ظاہری تفسیر قرآن کے معارض ہے۔ پھر اس حدیث کے خلاف اور دوسری احادیث بھی موجود ہیں جن کا ذکر ہم نے اپنی کتاب ''ازالہ اوہام'' میں کیا ہے۔ ایک مسلمان اس پر ہرگز راضی نہیں ہوگا کہ وہ یقینی اور قطعی قرآن کو ایک ایسی حدیث کی وجہ سے چھوڑ دے جو کہ یقین کے مرتبہ تک بھی نہیں پہنچتی۔ اور اگر ہم ایسا کریں اور احاد احادیث کو کتاب اللہ پر ترجیح

الایمان واشتد علینا صولة الکافرین۔ نعم نؤمن بالقدر المشترک الذی لا یخالف القراٰن وهو انه یجئی المسیح الموعود مجدد اعلی راس المائة عند غلبة النصارٰی علی ظهرالارض و یخرج فی ارض افسدوها وجعلوا مسلمی اهلها متنصّرین۔ فیکسر صلیبهم و یقتل خنازیرهم و یدخل السعادة فی الباقین وان حاك فی صدرك شئي من لفظ نزول عند منارة دمشق فقد اثبتنا ان النزول من السماء محال باطل لا یصدقه الفرقان بل یکذبه بقول مبین۔

فان کنت تومن بالفرقان و توثره علی غیره فاٰمن بوفات المسیح و عدم نزوله من السمآء کما تقرء فی کلام رب العالمین۔ والعجب ان لفظ النزول من السماء لا یوجد في حدیث وان هو الا فریة المفترین۔ والاحادیث کلها قد اتفقت علی ان المسیح

دے دیں تو دین اور ملت باطل ہو جائیں گے اور ان میں فساد پیدا ہو جائے گا۔ امن اٹھ جائے گا اور ایمان متزلزل ہو جائے گا اور ہم پر کفار کی یورش زیادہ شدت اختیار کر جائے گی۔ ہاں ہم صرف اس قدر مشترک پر ایمان لاتے ہیں جو کہ قرآن کے خلاف نہیں اور وہ یہ ہے کہ مسیح موعود نصاریٰ کے غلبہ کے وقت مجدد کی حیثیت سے صدی کے سر پر آئے گا۔ وہ اس ملک میں پیدا ہوگا جس ملک کو انہوں نے اپنے فساد کا مرکز بنایا اور وہاں کے مسلمان باشندوں کو عیسائی بنا دیا۔ وہ انکی صلیب کو توڑے گا اور خنزیروں کو قتل کرے گا اور باقی رہ جانے والوں کو سعادت میں داخل کرے گا۔ پس اگر تیرے دل میں دمشق کے منارہ کے قریب نزول کا لفظ کھٹکے تو ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ آسمان سے نزول ناممکن اور باطل ہے جس کی قرآن ہرگز تصدیق نہیں کرتا بلکہ کھلے قول کے ساتھ اس کی تکذیب کرتا ہے۔

ہاں اگر تُو قرآن پر ایمان رکھتا ہے۔ اور اس کے غیر پر تُو اس کو ترجیح دیتا ہے تو پھر وفات مسیح اور اس کے آسمان سے نہ اترنے پر ایمان لا جیسا کہ تو رب العالمین کے کلام میں پڑھتا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ لفظ آسمان سے نزول حدیث میں نہیں پایا جاتا۔ اور یہ سوائے افترا کرنے والوں کے افترا کے اور کچھ نہیں۔

الموعود من هذه الامة فان النبوة قد خُتمت و ان رسولنا خاتم النبيين۔

والنزول فى الحديث بمعنى نزول المسافر من مكان الى مكان فان النزيل هوالمسافر فلو سلم صحة الحديث فيثبت ان المسيح الموعود او احدٌ من خلفآئه يسافر من ارض و ينزل بدمشق فى وقتٍ من الاوقات فلم يبكون الناس على لفظ دمشق بل يثبت من لفظ النزول عند منارة دمشق ان وطن المسيح الموعود الذى يخرج فيه هو ملك اٰخر و انما ينزل بدمشق بطريق المسافرين۔ هذا اذا سلمنا الحديث بالفاظ و فيه كلام لان الاحاديث من الظنيات الا الحصة التى ثبتت من تعامل المؤمنين۔

ولو كانت الأثار المدونة فى البخارى وغيره من اليقينيات كالقرآن الكريم للزم من انكارها

تمام احادیث اس بات پر اتفاق کرتی ہیں کہ مسیح موعود اس امت میں سے آئے گا۔ کیونکہ نبوت ختم ہوگئی ہے اور ہمارے رسولؐ خاتم النبیین ہیں۔

اس حدیث میں نزول بمعنی مسافر کے آیا ہے یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرنے کے۔ پس مسافر کو ہی نزیل کہا گیا ہے۔ اگر اس حدیث کی صحت کو تسلیم کیا جائے تو اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ کسی وقت میں مسیح موعود یا اس کے خلفاء میں سے کوئی ایک اس زمین سے سفر کر کے دمشق میں نازل ہوگا۔ سمجھ نہیں آتی کہ لوگ کیوں لفظ دمشق کا رونا روتے ہیں۔ حالانکہ مسیح موعود کے منارۃ دمشق کے قریب نزول کے لفظ سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود جس وطن سے نکلے گا وہ دوسرا ملک ہے۔ اور وہ دمشق میں مسافر کی طرح نازل ہوگا۔ یہ توجیہہ اس وقت ہے جب ہم اس حدیث کو لفظ بلفظ تسلیم کریں۔ مگر اس میں اعتراض تو یہ ہے کہ احادیث تو ظن پر مشتمل ہیں مگر سوائے ایک حصہ کے جو کہ مومنوں کے تعامل کی وجہ سے ثابت ہو چکا ہے۔

اگر بخاری اور اس کے علاوہ دوسری کتب میں موجود آثار، احادیث قرآن کریم کی

الكفر كلزوم الكفر من انكار اٰيات القراٰن كما لا يخفى على الماهرين فى الشرع المتين فحينئذٍ يلزم ان يكون المسلمون كلهم كافرين- و يلزم ان لا ينجو من ورطة الكفر احد من اكابر المسلمين واصاغرهم بل من الائمة السابقين المتقدمين لان ترك بعض الاحاديث و انكار بعضها بلاء عام احاطت الفقهاء والائمة والمحدثين اجمعين-

و معذٰلك اذا كان نبينا ﷺ خاتم الانبياء فلاشك انه من اٰمن بنزول المسيح الذى هو نبى من بنى اسرائيل فقد كفر بخاتم النبيين- فيا حسرة علىٰ قوم يقولون ان المسيح عيسى بن مريم نازل بعد وفات رسول الله ويقولون انهٗ يجئى و ينسخ من بعض احكام الفرقان و يزيد عليها و ينزل عليه الوحيى اربعين سنة وهو خاتم المرسلين- و قد قال

طرح یقینی ہیں تو پھر ان کا انکار بھی لازمی طور پر کفر ہے جیسا کہ قرآن کی آیات کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ یقیناً علماء کرام اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہیں۔ اگر احادیث کے انکار سے کفر لازم آ جائے تو پھر تمام مسلمان کافر ہو جائیں گے۔ اس طرح مسلمانوں کے اکابر اور سابقہ آئمہ میں سے کوئی بھی کفر کے بھنور سے نجات نہیں پائے گا۔ بلکہ پہلے گذرے ہوئے آئمہ بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ کیونکہ بعض احادیث کو ترک کرنے اور ان کا انکار کرنے کی بلا عام ہے جس نے فقہا اور آئمہ اور محدثین سب کو گھیر رکھا ہے۔

باوجود اس کے کہ ہمارے نبیؐ خاتم النبیین ہیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ جو بنی اسرائیلی نبی حضرت عیسیٰؑ کے نزول پر ایمان رکھتا ہے وہ تو رسول اللہ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار کرتا ہے۔ پس افسوس ہے ان لوگوں پر جو کہتے ہیں کہ مسیح ابن مریمؑ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد نازل ہونے والے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ آئیں گے اور قرآن کے بعض احکام کو منسوخ کریں گے اور کچھ اس میں

رسول الله صلى عليه وسلم لا نبی بعدي وسماه الله تعالى خاتم الانبياء فمن این یظهر نبی بعده؟ الا تتفكرون يا معشر المسلمین۔ تتبعون الا وهام ظلما و زوراً و تتخذون الفرقان مهجوراً و صرتم من البطالین۔

و انا نؤمن بملائكة الله و مقاماتهم و صفوفهم و نؤمن ان نزولهم كنزول الانوار لا كترحل الانسان من الديار الى الديار لا يبرحون مقاماتهم و معذلك كانوا نازلين و صاعدين۔ وهم جندالله و جيرة السموات و خلطاء ها لا يفارقون مقاماتهم و ان منهم الا له مقام معلوم۔ يفعلون ما يؤمرون ولا يشغلهم شان عن شان ويؤدون طاعة رب العالمين۔ ولو كان مدار انصرام مهماتهم

اضافہ کریں گے۔ علاوہ ازیں ان پر چالیس سال تک وحی نازل ہوتی رہے گی اور وہ خاتم المرسلین ہوں گے۔حالانکہ رسول اللہ فرما چکے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اللہ نے ان کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے۔ پس ان کے بعد کسی نبی کاظہور کیسا۔اے مسلمانو کے گروہ! کیاتم فکر نہیں کرتے۔تم ظلم اور جھوٹ سے باطل اوہام کی پیروی کرتے ہو۔اور قرآن کو چھوڑ ی ہوئی چیز سمجھتے ہو۔تم جھوٹے ہو گئے ہو۔

اور ہم اللہ کے فرشتوں اور اُن کے مقامات اور ان کے صف بہ صف کھڑے ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔اوراس بات پر بھی ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ان کا نزول انوار کے اترنے کی طرح ہوتا ہے نہ کہ اس طرح کہ جس طرح ایک انسان ایک شہر سے دوسرے شہر جاتا ہے بلکہ فرشتے اپنا مقام نہیں چھوڑتے۔ مگر باوجود اس کے وہ نازل بھی ہوتے ہیں اور اوپر بھی چڑھتے ہیں۔ وہ اللہ کے لشکر ہیں اور آسمان میں ہی رہنے والے ہیں اور وہ اپنے مقام سے جدانہیں ہوتے کیونکہ ان میں ہر ایک کا مخصوص مقام ہے جس سے وہ ادھر اُدھر نہیں ہوتے۔ جو حکم ان کو دیا جاتا ہے اس کو بجالاتے ہیں۔ان کا ایک کام کو کرنا ان کو دوسرے کام کے کرنے سے نہیں روکتا۔ وہ اپنے رب کی اطاعت بجالاتے ہیں۔

تباعدهم من مقاماتهم لما جازان تتوفى الانفس فى آنٍ واحد بل وجب ان لا يموت ميّت فى المشرق فى الآن الذى قدرالله له قبل ان يفرغ ملك الموت من قبض نفس رجل فى المغرب الذى هو شريك بالمائت الاول فى الأن المذكور و قبل ان يرحل الى المشرق و ان هذا الاكذب مبين۔ انما امرهم اذا ارادوا شيئا بحكم الله ان يقولوا له كن فيكون۔ وما كان لهم ان ينزلوا بشق الانفس و صرف الوقت و نقل الخطوات و ترك مكان كسكان الارضين۔

و نؤمن بان حشرالاجساد حق والجنة حق والنار حق و كل ما جاء فى القرآن حق و كل ما علّمنا رسول الله ﷺ حق، وهو خيرالانبياء و ختم المرسلين۔ و من عزا الينا ما يخالف الشرع

اور اگر اپنے فرائض انجام دینے کے لئے انہیں اپنے مقامات سے علیحدہ ہونا ضروری ہوتا تو پھر یہ جواز پیدا نہیں ہوتا کہ وہ ایک ہی وقت میں بہت سی روحوں کو قبض کریں۔ بلکہ یہ ضروری ہے کہ مشرق میں رہنے والا اپنے وقت مقررہ پر جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کیا ہے نہ مرے قبل اس کے کہ موت کا فرشتہ مغرب میں رہنے والے کی قبض روح سے فارغ ہو اور مشرق میں آئے۔ حالانکہ مشرق و مغرب میں رہنے والے دونوں کی موت کا ایک ہی وقت تھا۔ ایسی بات کہنی کھلا جھوٹ ہے۔ بلکہ فرشتوں کا کام تو یہ ہے کہ جب وہ اللہ کے حکم سے کسی امر کا ارادہ کرتے ہیں تو وہ اس کے لئے کہتے ہیں ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے۔ یہ ان کے شایان نہیں ہے کہ وہ جانی مشقت اور وقت کے ضیاع اور قدم اٹھانے اور زمین کے رہنے والوں کی طرح مکان چھوڑنے کی طرح نازل ہوں۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ یوم حشر حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے۔ اور جو کچھ قرآن میں آیا ہے وہ سب حق ہے۔ ہر وہ چیز جو ہمیں رسولؐ نے سکھائی ہے وہ حق ہے۔ ہمارے نبیؐ تمام انبیاء سے بڑھ کر ہیں اور خاتم المرسلین ہیں۔ جس نے ہماری طرف شرع کے

والفرقان مثقال ذرة فقدافتری علینا
واتی ببهتان صریح کالمفترین۔
الا انابریئون من کل امرٍ فی
قول رسولنا صلے الله علیه وسلم
وانا مؤمنون بجمیع امور اخبربها
سیدنا و نبینا وان لم نعلم حقیقتها
او نُودع معار فها بالهام مبین۔

وانا بریون من کل حقیقة لا
یشهدها الشرع واعتصمنا بحبل
الله بجمیع قلبنا و جمیع قوتنا و
جمیع فهمنا واسلمنا الوجه لك
ربنا فاجعلنا من المحسنین۔ ربنا
افرغ علینا صبراً علی مانوذی و
توفنا مسلمین۔ وما اُفَضِّلُ رُوحی
علی ارواح اخوانی ولكن الله قد
منّ علیّ و جعلنّي من المنعمین۔
فمن الآئه انه انعم علیّ
بالمکالمات و المخاطبات و
علّمنی من اسرارٍ ماکنت ان

خلاف اور قرآن کے خلاف ذرہ بھر بھی منسوب کیا تو اس نے یقیناً افترا کیا۔ اور وہ جھوٹوں کی طرح کھلا بہتان لگاتا ہے۔ یاد رکھو میں ہر اس امر سے بری ہوں جو ہمارے رسولؐ کے قول کے منافی ہو۔ ہم ان تمام امور پر ایمان لاتے ہیں جن کی خبر ہمارے نبی کریمؐ نے دی ہے۔ اگرچہ ہم ان کی حقیقت نہ بھی جانتے ہوں ہاں اگر ہمیں الہام مبین کے ذریعہ اس کے معارف کھول دیئے جائیں۔

ہم ہر اس حقیقت سے اپنا دامن چھڑاتے ہیں جس کی شرع گواہی نہیں دیتی۔ ہم نے اللہ کی رسی کو اپنے پورے دل سے پوری قوت سے اور پوری سمجھ سے پکڑا ہے۔ اے رب ہم نے اپنے آپ کو تیری فرمانبرداری میں لگا دیا ہے۔ پس ہمیں محسنوں میں سے کر دے۔ اے ہمارے رب ہمیں جو ایذا دی جاتی ہے اس پر صبر عطا کر اور ہمیں مسلمانی کی حالت میں موت دے۔ میں یہ بھی واضح کر دوں کہ میں اپنی روح کو اپنے بھائیوں کی روحوں پر فضیلت نہیں دیتا۔ لیکن اللہ نے مجھ پر احسان کیا ہے اور مجھے انعام یافتہ لوگوں میں سے بنایا ہے۔ اس کے انعامات جو اس نے مجھ پر کئے ہیں یہ ہیں کہ مجھے مکالمات و مخاطبات سے نوازا ہے اور مجھے

اعلمها لولا ان يعلمني الله و جعلني للانبياء من الوارثين۔ ومن آلائه عليّ انهٗ وجد قوم النصاری يفسدون في الارض و يتخذون العبدِ الٰها بغيرالحق و يضلون عبادالله فبعثني لا كسر صليبهم وامزق بعيدهم و قريبهم واجذهام المجرمين۔

ومن اٰلائه انه اٰتاني اٰياتٍ من السماء و اتم الحجة على الاعداء و خجل كل بخيل وضنين۔ فبعزّته و جلاله اني على حق مبين۔ و ترى كالوا بل اٰيات صدقي ان تصاحبني كالطالبين۔ ووالله ثم تالله!ان جائني أحد علىٰ قدم الصدق والطلب لرأي شيئا من اٰيات ربي الى اربعين۔ واكفرني الحسداء قبل ان يبارزوني للنضال و يتوازنوافي الكمال و يتحاذوا في الفعال و

وہ اسرار سکھائے ہیں جو کہ میرے لئے ممکن نہ تھا کہ ان کو جانتا اگر اللہ نے ہمیں نہ سکھائے ہوتے۔اور مجھے انبیاء کے وارثوں میں سے بنایا ہے۔ اس کے مجھ پر انعامات میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے جب دیکھا کہ نصاریٰ کی قوم زمین میں فساد کرتی پھرتی ہے اور بغیر حق کے ایک انسان کو خدا بناتی ہے اور اللہ کے بندوں کو گمراہ کرتی ہے تو اس نے مجھے مبعوث کیا تا کہ ان کی صلیبوں کو توڑوں اور ان کے نزدیک و دور کو ٹکڑے ٹکڑے کر دوں۔ اور مجرموں کی کھوپڑی کو پیس ڈالوں۔

اور اس کے انعامات میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے مجھے آسمان سے نشانات عطا کئے اور میرے دشمنوں پر حجت تمام کی اور ہر حاسد اور بخیل کو رسوا کیا۔ اس کی عزت اور جلال کی قسم کہ میں کھلے حق پر ہوں۔ اگر تو طالبوں کی طرح میری صحبت میں رہے تو میری سچائی کے نشانات موسلا دھار بارش کی طرح برستے دیکھے گا۔ اللہ کی قسم اگر کوئی میرے پاس صدق نیت سے آئے اور اس طلب کے ساتھ کہ وہ خدا کے نشانات میں سے کچھ دیکھے تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ چالیس دن تک ہمارے پاس رہے تو ضرور کچھ نہ کچھ نشان دیکھے گا۔ افسوس حاسدوں نے میری تکفیر کی قبل اس کے کہ مقابلے کے لئے اکھاڑے میں اترتے۔ اور کمال میں میرا مقابلہ کرتے۔ اور افعال میں میری برابری کرتے۔

عيروني طاغين- ولمارأوا الأيات قالوا ان هذا الاسحر مبين او جفرو نجوم فمشوا خبط عشواء و كانوا قوماً عمين- اشرقت الشمس وما كان معها غيم ولكن لا ينفغ العمي نورٌ ولا ضوء واستخلصهم الشيطان لنفسه فهو لهم قرين-

يا اخي! تحسبني كافراً واني مؤمن موحد اتبع رسولي و سيدي ﷺ وجعلني الله وارثاً لعلومه وباعه وبعاعه وارجوان يشيّع نعشي فی اتباعه و معذلك اخضع لك بالكلام واستنزل منك رفق الكرام فلا تغلظ علي ولا تشمت بي الكفار ولا ترینی النار ولا تسلل سيفك البتّار والمومن هَيِنٌ لَيِنٌ والصالحون يحملون اوزار اخوانهم ويسارعون الى تسلية قلوبهم و تسرية كروبهم ولا يريدون ان يقتلوهم تقتيلاً و ان

انہوں نے سرکش لوگوں کی طرح مجھ پر عیب لگائے۔ مگر جب انہوں نے نشانات کو دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ یہ کچھ نہیں مگر کھلا جادو اور ہاتھ کی لکیریں دیکھنے والا دست شناس اور نجومی ہے۔ وہ اس خبط میں اس اونٹنی کی طرح چلے جس کو کچھ نظر نہیں آتا۔ کیونکہ وہ اندھی قوم ہو گئے۔ سورج خوب چمکا۔ اور اس کے ساتھ کوئی بادل بھی نہیں تھا مگر اندھے کو نہ تو روشنی اور نہ نور فائدہ دیتا ہے۔ شیطان نے ان کے نفسوں کو اپنے لئے خالصتاً چن لیا ہے۔ اور وہی ان کا ساتھی ہے۔

اے میرے بھائی! تُو مجھے کافر خیال کرتا ہے۔ حالانکہ میں مومن ہوں، موَحد ہوں اور میں اپنے رسولؐ کا پیرو ہوں۔ اور اللہ نے مجھے اُن کے (رسولؐ) کے علوم اور سارے مال و متاع کا وارث بنایا ہے۔ اور میری یہ خواہش ہے کہ میری نعش بھی ان کی اتباع میں رخصت ہو۔ چونکہ میں نے اپنے کلام میں تیرے لئے عاجزی اختیار کی ہے اس لئے تم سے بھی نرم کلام کی توقع کرتا ہوں۔ پس تُو مجھ پر سختی نہ کر۔ اور تُو میرے منکرین کو مجھ پر ہنسی کا موقع نہ دے۔ نہ مجھے آگ دکھا۔ اور نہ ہی مجھ پر اپنی تیز تلوار کو نکال کیونکہ مومن تو آسانی پیدا کرنے والا اور نرم مزاج ہوتا ہے۔ صالح لوگ تو اپنے بھائیوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ ان کے دلوں کو تسلی دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے دکھوں کو دور کرنے

يجعلوهم عضين۔

والاختلاف في فرق الاسلام كثيرة ولكن لا تنهض فرقة لقتل فرقة۔ وقد قال رسول اللهﷺ ان اختلاف امتي رحمة فاطفأ يا اخي نارك و أغمِدْ بتّارك واقتد بسنن الصالحين۔ لم توذي من يحبُّ خيرالورى اتسربه روح المصطفى او يرضى به ربنا الاعلى فاعلم ان الله و رسوله بريّان من الذين يعادون اولياء هما فان كنت ترجوا شفاعة رسولنا فلا توذالمحبين المصافين واتق الله ثم اتق الله ليغفر ذنوبك و يحلك مقعدالمنعمين۔ ايهاالانسان الضعيف المحتاج انّ مقت الله اكبر من مقتك فخف فاسه و كن من المرتعشين۔

میں جلدی کرتے ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ ان کو قتل کریں اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ ان کو ٹکڑے ٹکڑے کریں۔

اگرچہ تمام اسلامی فرقوں میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے لیکن کوئی فرقہ بھی دوسرے فرقہ کے قتل کے لئے آمادہ نہیں ہوتا۔ پھر رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے کہ میری امت میں اختلاف رحمت ہے۔ اے میرے بھائی اپنی آگ کو بجھا دے۔ اور اپنی تیز تلوار کو نیام میں ڈال دے اور صالحوں کے طریقوں کی پیروی کر۔ تُو اسے کیوں تکلیف دیتا ہے جو خیرالوریٰ (رسولؐ اللہ) سے محبت کرتا ہے۔ کیا اس سے روح مصطفےٰﷺ خوش ہوگی؟ یا کیا اس سے ہمارا ربِ اعلیٰ راضی ہو گا؟ پس جان لے کہ اللہ اور اس کا رسولؐ دونوں ہی ان لوگوں سے بری ہیں جو ان کے اولیاء سے عداوت رکھتے ہیں۔ اگر تُو ہمارے رسولؐ کی شفاعت کی خواہش رکھتا ہے تو اس کے خالص محبوبوں کو تکلیف نہ دے۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کر۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کر تا کہ وہ تیرے گناہوں کو بخش دے اور تجھے انعام یافتہ لوگوں کے ٹھکانے پر اتارے۔ اے کمزور محتاج انسان اللہ کی ناراضگی تیری ناراضگی سے بڑھ کر ہے۔ پس اس کی کلہاڑی سے ڈر اور خدا کے خوف

هداك الله هل قَتْلي يباح.
و هَل مِثْلي يد مَّرًاو يُجاحُ
و هل في مذهبٰ الاسلام انى
ارىٰ خزياً و لم يَثْبُتْ جُناحُ
و صدقى بيّن للناظرينا
كتابُ الله يشهدُ والصِّحاحُ
وما كان الاذى خلق الكرام
ولكن هكذا هبّت رياح
و انّ الحُرَّ يفهم قول حُرٍّ
و تشفى صدره الكلم الفِصَاحُ
ولا اخشٰى العدا في سبل ربي
وارض الله واسعة بَدَاحُ
لنا عندالمصائب يا حبيبي
رضاءٌ ثم ذوقٌ وارتياحُ
فلا تقف الهوى وانظر مااٰلي
و ربي انّه نصح قراح
و من عجب أُشرّفكم وادعوا
و منك المشرفية والرِّماحُ
و بلدتكم حديقة كل خيرٍ
فمنكم سيديْ يُرجى الصلاحُ
كمثلك سيدٌ يوذين عجبٌ
و في بغدادَ خيراتٌ كفاحُ

سے کانپ جا۔
اللہ تجھے ہدایت دے، کیا میرا قتل جائز ہے؟
اور کیا میرے جیسا شخص ہلاک و تباہ کیا جائے گا؟
کیا مذہب اسلام میں ایسا ہے کہ میں
رسوائی دیکھوں جبکہ گناہ بھی ثابت نہیں ہوا۔
دیکھنے والوں کے لئے میری سچائی واضح ہے
کتاب اللہ بھی گواہی دیتی ہے اور صحاح ستہ بھی
دکھ دینا شریفوں کی عادت نہیں لیکن
آج کل اسی طرح کی ہوائیں چل پڑی ہیں
بے شک آزاد انسان آزاد کی بات سمجھ جاتا ہے
اور شفا دیتا ہے ان کے سینوں کو فصیح کلام۔
میں اپنے رب کی راہوں میں دشمنوں سے نہیں ڈرتا
کیونکہ اللہ کی زمین وسیع ہے، بہت وسیع۔
ہمیں مصائب کے وقت اے میرے دوست۔
پہلے رضا پھر ذوق اور پھر فرحت حاصل ہوتی ہے
پس تُو خواہشات نفسانی کے پیچھے نہ پڑ اور میرے انجام کو دیکھ
اور میرے رب کی قسم یقیناً یہ خالص خیرخواہی ہے
اور عجیب بات یہ ہے کہ میں تمہاری عزت کرتا اور تمہیں دعوت دیتا ہوں
اور تیری جانب سے تلوار اور نیزے (دکھائے جاتے) ہیں
تمہارا شہر (بغداد) تو باغیچہ ہے ہر خیر کا
پس تم سے تو اے جناب بہتری کی امید کی جاتی ہے
تیرے جیسا سردار مجھے ایذا دے تو تعجب ہے

ارىٰ يا حبّ تذكرني بسبٍّ
فما هذا و سيرتكم سماحُ
اخذنا كلما اعطيتَ تحفا
و صافينا و زاد الانشراحُ
فخذ منى جوابي كالهدايا
ولكن كان منك الافتتاحُ
اذا اعتلقَتْ اظافيرى بخصم
فمرجعه نكالٌ او طلاحُ
وان وافيتني حبا و سلما
فللزوّارِ بشرى والنجاحُ
و ان لم تقربن انهار ماءٍ
فلا تعطيك من ماءٍ رياحُ
و رشح الصلد سهلٌ عند جهدٍ
و يوبقكم قعودٌ وانسطاحُ
و ما نالوك نصحًا يا حَبيبىُ
و جاهدنا اليرتبط النصاحُ
و نصحى خالص لا نوع هزلٍ
وجدٌ لا يخالِطُه المُزاحُ
فياحبّى تفكرفى كلامي
فان الفكر للتقوىٰ و شاحُ
ولي وجدٌ لقومي فوق وجدٍ
وما وجدُالشواكل والنياحُ
اليكم يا اولي مجدِ اليكم
وان لم تنتهوا فالوقت لاحُ
ولي قدر عظيم عند ربي

حالانکہ بغداد میں تو جوق در جوق بھلائیاں ہیں
اے میرے دوست تُو مجھے گالیوں سے یاد کرتا ہے
یہ کیا ہے؟ جبکہ تمہاری سیرت تو درگزر کرنے والی ہے
جو کچھ تُو نے ہمیں دیا ہم نے تحفہ کے طور پر لے لیا
ہم نے دوستی (کا ہاتھ بڑھایا) اور انشراح صدر بڑھ گیا۔
مجھ سے میرا جواب تحفوں کے طور پر لے
لیکن ابتداء تیری طرف سے ہوئی ہے
یاد رکھ جب میرے ناخن کسی دشمن کے جسم میں گڑ جاتے ہیں
تو اس کا انجام عبرتناک سزا اور خرابی ہوتا ہے
اور اگر تُو مجھ سے محبت اور صلح کے ساتھ دوستی کرے
تو زائرین کے لئے خوش خبری اور کامیابی ہے۔
اگر تُو پانی کی لہروں کے قریب نہ جائے
تو ہوائیں تجھ کو پانی نہیں دیں گی۔
کوشش کرنے پر چٹان کا ٹپک پڑنا آسان ہے
ہلاک کر رہا ہے تم کو بیٹھے رہنا اور زمین سے چمٹے رہنا
اے میرے دوست ہم تیری خیر خواہی میں کم ہمتی نہیں کرتے
ہم نے تو کوشش کی ہے کہ خیر خواہی کے تعلقات مضبوط ہوں
میری نصیحت بیہودہ قسم کی نہیں بلکہ خالص ہے
سنجیدہ ہے جس میں ہنسی مذاق شامل نہیں
پس اے میرے دوست میرے کلام میں فکر سے کام لے
کیونکہ غور و فکر تقویٰ کا مزین ہار ہے۔
مجھے اپنی قوم کا درد ہر درد سے بڑھ کر ہے
ان عورتوں کے درد اور چلانے سے بھی زیادہ درد جن کے بچے مر جائیں
باز آ جا اے بزرگی والے باز آ جا

و سُئلي لا يردّ ولا يُزاحُ
و مثلي حين يبكي في دعاءٍ
فيسعى نحوه فضل متاحُ
و كادت تلمعن انوار شمسي
فيتبعها الورىٰ الا الوقاحُ
و ياتي يومُ ربّي مِثل بَرقٍ
فلا تبقى الكِلابُ ولاالنباحُ
ولي من لطف ربي كل يوم
مراتب للعدافيها افتضاحُ
و نور كامل كا البدر تام
و وجهٌ يستنير ولا يُلاحُ
و نحن اليوم نسقى من غبوق
و بعد الليل عيد و اصطباحُ
واعطاني المهيمن كل نور
ولي من فضله روحٌ وراحُ
اتقتيلني بغير ثبوت جرم
فقل ما يصدرن منّى جُنّاح
قتلنا الكافرين بسيف حججٍ
فلا يُرجى لقاتِلنا فلاحُ
و ليس لنا سوا الباري ملاذ
ولا ترسٌ يصون ولاالسّلاحُ
اتعلم كيف يسفع بالنواصيٰ
مليك لا يناوحه الطماحُ
يهدّ الربّ ذروة كل طودٍ

اگر تم باز نہیں آؤ گے تو وقت ملامت کرے گا
میرا مرتبہ میرے رب کے نزدیک بہت بڑا ہے
میری دعا رد نہیں کی جاتی اور نہ ٹالی جاتی ہے
میری طرح کا انسان جب دعا میں روتا ہے
تو مقدر فضل اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے
قریب ہے کہ میرے سورج کے انوار چمکیں تو اس وقت
سارا جہان ان کی پیروی کرے گا سوائے بے شرم کے
میرے رب کا دن بجلی کی مانند آئے گا
نہ باقی رہیں گے کتے اور نہ ہی ان کا بھونکنا
ہر روز میرے رب کی طرف سے مجھے ایسے مدارج ملتے ہیں
اور ایسے مرتبے کہ دشمنوں کے لئے ان میں رسوائی ہے
میرا نور چودھویں کے چاند کی طرح کامل ہے
ایسے ہیرے کی طرح جو چمکتا ہے اور متغیر نہیں ہوتا
ہم آج کے دن شام کی شراب (معرفت) پی رہے ہیں
پس رات گذر جانے کے بعد عید ہوگی اور پھر صبح کی شراب
مجھے میرے مہیمن خدا نے ہر نور عطا کیا ہے
اور میرے لئے اس کے فضل سے راحت اور آسائش ہے
کیا تُو مجھے بغیر ثبوت جرم کے قتل کرے گا
پس بتا تو سہی مجھ سے کون سا گناہ صادر ہوا ہے
ہم نے کافروں کو دلائل کی تلوار سے قتل کیا ہے
اس کے لئے کامیابی کی امید نہیں کی جا سکتی جو میرے قتل کا ارادہ کرے
ہمارے لئے سوائے خدا کی پناہ کے اور کوئی نہیں
اور نہ اس کے علاوہ کوئی ڈھال ہے جو بچائے اور نہ ہتھیار
کیا تُو جانتا ہے کہ کس طرح وہ پیشانیوں سے پکڑ کر کھینچے گا

و تتبعـه الا سـنة والـصّـفـاح
اتـقتلـيـنـي بسيف يـا خـصيمي
و قتـلـي عـنـدكـم امـر مبـاحُ
و قـد متـنـا بسيف مـن حبيـب
عـلى ذرّا تـنـا تسفـى الـرِّيـاحُ
و أيـنَ سيـوفـكـم يـا شيخَ قـوم
و حـل بـقـاعـكـم حـزبٌ شحـاح
و صـال الـخـرب واختـلسوا كذئـبِ
و لـم يك امـرهـم الا اكتسـاحُ
و قـد صبـت عـليـكـم كـل رُزْءٍ
فـمـا فـي بيتـكـم الاالـرداح
و كـم مـن مسلـمٍ ذابُـوْا بـجـوعٍ
و عـاشـوا جـائعين و مـا استراحوا
و بحـرالعـلـم يـعـرف موج بحري
و لـكـن عـنـدكـم مـاءٌ و جـاحُ
نـظـمـت قـصيدتي مـن ارتجـالِ
و ايـن الـفـضـل لـولا الاقتـراحُ
فـخـذ مـنـي بـعـفـوِ كـالـكـرام
و دونك مـا هـوالـحق الـصـراح
و ان بـا رزتـنـي مـن بـعـد نُـصحي
فتـعـلـم انـي بـطـل شـنـاحُ
يـا اخـي! حـفظك الله اني قد
كتبـت هـذا المكتوب ترحمًا على
حـالك واصـلاحًـا لـخيـالك

وہ ایسا بادشاہ ہے جس کے مقابل تکبر نہیں ٹھہر سکتا
میرا رب ہر ٹیلے کی چوٹی کو ڈھا دے گا
پھر اس کے پیچھے نیزے اور تلواریں آئیں گی
کیا تُو مجھے قتل کرتا ہے تلوار سے اے میرے دشمن
میرا قتل تمہارے نزدیک جائز امر ہے
یقیناً ہم (تو پہلے ہی) مر چکے ہیں اپنے محبوب کی تلوار سے
بلکہ ہمارے تو ذروں پر بھی ہوائیں چل رہی ہیں
کہاں ہیں تمہاری تلواریں؟ اے شیخ قوم!
جبکہ تمہارے صحنوں میں حریصوں کا گروہ اتر پڑا ہے
وہ گروہ بھیڑیوں کی طرح حملہ کر کے جھپٹ پڑا ہے
ان کا کام سب کچھ لوٹ لینے کے سوائے کچھ نہیں
اور یقیناً تم پر ہر مصیبت ڈالی گئی ہے
تمہارے گھروں میں سوائے ظلمت کے کچھ نہیں رہا
اور کتنے ہی مسلمان بھوک سے پگھل گئے
وہ بھوکے ہی رہے اور راحت نہ پائی
اور علم کا سمندر ہی میرے سمندر کی موج کو پہچانتا ہے
جبکہ تمہارے پاس تو صرف سطحی پانی ہے
میں نے اپنا قصیدہ فی البدیہہ نظم کیا ہے
اور اگر فی البدیہہ نہ کہنا ہوتا تو فضیلت کیسے ہو سکتی تھی
پس مجھ سے عفو کے ساتھ شریفوں کی طرح لے لے
اور حاصل کر وہ جو سچائی ہے کھلی کھلی
اگر تُو میری نصیحت کے بعد بھی میرا مقابلہ کرے
تُو جان لے بے شک میں بہادر جوانمرد ہوں
اے میرے بھائی! اللہ تیری حفاظت
فرمائے میں نے یہ خط تیرے حال پر رحم کھاتے

فاستشف لأ ليه والمح السّرا المودع فيه و قد اسمع ان خلاقك تحب و بعقوتك يلُبّ و انت بازلٌ خرق ذو سماحةٍ و فتوة من المحسنين- فلااظن فيك ان ترد موردَ ما ثمةٍ وتقف موقف مندمة و تتبع سبل تبعةٍو معتبةٍ بل اظن ان تميل الى معذرة عن بادرة و ظني فيك جليل فحقق حسن ظني واتق اللّٰه اني اراك من ولدالصالحين-

وان كنت في شك مما كتبنا في كتبنا فاي حرج عليك من ان تسئلني كل ما لا تعرف حقيقة ولا تفهم ما هية و عسى ان تحسب كلمة من الكفر وهو من معارف كتاب اللّٰه و حقائق الدين والعاقل يتأهب دائما لمزائلة مركزه عند وجدان الحق المبين فقم وافعم لك سجلا من ماء نا المعين واخر دعوانا ان الحمد للّٰه رب العالمين-

ہوئے اور تیرے خیالات کی اصلاح کے لئے لکھا ہے۔ پس تُو اللہ کی مہربانی سے شفا حاصل کر۔ اس میں موجود راز کو تلاش کر۔ میں نے سنا ہے کہ تیرے اخلاق پسند کئے جاتے ہیں۔ اور تیری سرائے میں لوگ ٹھہرنا پسند کرتے ہیں اور تُو سخی، کثیر العطاء آسانی پیدا کرنے والا اور احسان کرنے والے نوجوانوں میں سے ہے۔ میں تیرے بارے میں یہ خیال نہیں رکھتا کہ تُو گناہ کے چشمے پر وارد ہو۔ نہ یہ کہ تو پشیمان ہونے والوں کی جگہ کھڑا ہو اور نہ یہ کہ تُو برے انجام والے اور عتاب والے راستہ پر چلے۔ بلکہ میں خیال کرتا ہوں کہ جو خطا تجھ سے ہوگئی ہے اس کی جلدی معذرت کرے گا۔ میں تیرے بارے میں بلند خیالات رکھتا ہوں۔ لہذا تُو میرے حسن ظن کو سچ ثابت کر اور اللہ کا تقویٰ اختیار کر، بے شک میں تجھے نیکوں کی اولاد میں سے پاتا ہوں۔

اگر تمہیں میری تحریرات میں شک ہے تو اس میں کیا حرج ہے کہ تُو مجھ سے پوچھ۔ ہر وہ چیز جس کی حقیقت تُو نہیں جانتا یا اس کی ماہیت سمجھنے سے قاصر ہے مجھ سے اس کے بارے میں دریافت کر۔ اور ہوسکتا ہے کہ ایک بات کو تُو کفر خیال کرتا ہو مگر وہ کتاب اللہ کے معارف میں سے ہو اور دین کے حقائق سے تعلق رکھتی ہو۔ عقلمند انسان جب کھلے حق کو پالیتا ہے تو وہ اپنے غلط موقف سے ہٹنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ پس تُو کھڑا ہو کہ میں تیرے لئے ٹھنڈے میٹھے پانی کا ڈول بھرتا ہوں۔